روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
منگل 6 ستمبر 2011ء 7 شوال 1432 ہجری 6 تبوک 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 203

اللہ متقی کو جانتا ہے

وہ (اللہ) تمہیں سب سے زیادہ جانتا تھا جب اس نے زمین سے تمہاری نشوونما کی اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹوں میں محض جنین تھے۔ پس اپنے آپ کو (یونہی) پاک نہ ٹھہرایا کرو۔ وہی ہے جو سب سے زیادہ جانتا ہے کہ متقی کون ہے۔

(سورۃ النجم آیت 33)

احمدیت قبول کرنے کے بعد نومبائعین میں غیر معمولی پاک تبدیلی پیدا ہونے کے پُر اثر واقعات

حضرت مسیح موعود سے تعلق ارادت سے غرض نیک چلن اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچنا ہے

اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرو، اپنے خدا سے تعلق جوڑو اور اپنے اخلاق کے معیار اعلیٰ کرنے کی کوشش کرو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 2/ستمبر 2011ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 2/ستمبر 2011ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے اپنے سلسلہ بیعت میں آنے والوں کو جو نصائح فرمائیں ان میں بنیادی اور اہم نصیحت یہی ہے کہ بیعت کرنے کے بعد اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرو، اپنے خدا سے تعلق جوڑو، اپنے اخلاق کے معیار اعلیٰ کرنے کی کوشش کرو۔ آپ فرماتے ہیں کہ وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلن اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آسکے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جن لوگوں نے زمانے کے امام کو مانا ہے یا مان رہے ہیں وہ اس کوشش میں ہوتے ہیں کہ یہ پاک تبدیلیاں ہم میں پیدا ہوں اور قائم رہیں۔ حضور انور نے ان لوگوں کے جنہوں نے بیعت کرنے کے بعد اپنے اندر ایک انقلاب پیدا کیا، جو دنیا کی مختلف قوموں اور مختلف نسلوں سے تعلق رکھنے والے ہیں، ان کا اپنے ایمان میں مضبوطی پیدا کرنے، خدا تعالیٰ کے سچے دین کی خاطر غیرت رکھنے اور خدا تعالیٰ پر توکل کرنے کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ فرمایا کہ نومبائعین پنجوقتہ نمازوں کی ادائیگی اور حتی الوسع نماز تہجد ادا کرنے والے ہیں۔ اللہ کرے کہ نومبائعین کا یہ سلسلہ مستقل مزاجی سے چلتا رہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ نومبائعین خود اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ احمدیت نے دنیا کو حقیقی دین کی تعلیم سے روشناس کروایا۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد ان کے اندر صبر، تحمل اور برداشت پہلے سے زیادہ پیدا ہوگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوئی، بری عادتوں کو چھوڑنے کی توفیق ملی ہے۔ نمازوں کی طرف توجہ پیدا ہوئی اور سب فضولیات اور لغویات سے اور گناہوں سے توبہ کرنے والے بنے۔ فرمایا کہ جماعت احمدیہ صرف پرانے قصے پیش نہیں کرتی بلکہ آج بھی اس زمانے میں بندے کا خدا سے تعلق جوڑنے کے بے شمار واقعات ہیں جو حضرت مسیح موعود کے آنے سے، آپ کی تعلیم پر عمل سے ایک انقلاب کی صورت میں لوگوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ فرمایا کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد دعوت الی اللہ کرنے کا بھی ان میں شوق پیدا ہوا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ میں نئے شامل ہونے والوں کے ایمان میں ترقی کیلئے اللہ تعالیٰ انہیں دعاؤں کی قبولیت کے بھی نشانات دکھاتا ہے۔ حضور انور نے اس کے بعض واقعات پیش فرمائے۔ فرمایا کہ یہ تھے چند واقعات جو میں نے بیان کئے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوگ بیعت کر کے ایمان میں پختگی حاصل کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی ان کو بعض نظارے ایسے دکھاتا ہے جن میں مزید ایمان میں مضبوطی پیدا ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ سوچ کر دیکھو کہ تیرہ سو برس میں ایسا زمانہ اور کس نے پایا۔ وہ خدا تعالیٰ کے نشانات اور تازہ بتازہ تائیدات سے نور اور یقین پاتے ہیں، وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں لوگوں کے ٹھٹھے اور ہنسی اور لعن طعن اور طرح طرح کی دل آزاری اور بدزبانی اور قطع رحم وغیرہ کا صدمہ اٹھا رہے ہیں، وہ نمازوں میں سجدوں کو آنسوؤں سے تر کرتے ہیں۔ بہتیرے ان میں سے ایسے ہیں جنہیں سچی خوابیں آتی ہیں بعضوں کو الہام ہوتے ہیں وہ خدا کا گروہ ہے جن کو خدا آپ سنبھال رہا ہے اور دن بدن ان کے دلوں کو پاک کر رہا ہے اور ان کے سینوں کو ایمانی حکمتوں سے بھر رہا ہے اور آسمانی نشانوں سے ان کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے اور ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کا فرمودہ ایک دن پورا ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کے ایمان و ایقان میں ترقی اور مضبوطی پیدا فرمائے، ہمارا خالص تعلق اپنے پیدا کرنے والے خدا سے بڑھتا چلا جائے اور کبھی ہمارے ایمان میں لغزش نہ آئے۔ حضور انور نے آخر پر مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالمنان دین صاحب مرحوم کی وفات پر ان کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ان کی نماز جنازہ حاضر پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

مکرم نسیم احمد بٹ صاحب

فیصل آباد راہ مولیٰ میں قربان ہوگئے

احباب جماعت کو نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ فیصل آباد شہر کے ایک مخلص احمدی دوست مکرم نسیم احمد بٹ صاحب ولد مکرم محمد رمضان بٹ صاحب مرحوم نامعلوم افراد کی فائرنگ کے نتیجے میں راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔ مورخہ 3 اور 4 ستمبر 2011ء کی درمیانی رات کو 1 بجکر 10 منٹ پر چند نامعلوم افراد آپ کی رہائش گاہ واقع مظفر کالونی حلقہ سمن آباد میں دیوار پھلانگ کر گھر کے اندر داخل ہوئے۔ مکرم نسیم احمد بٹ صاحب کو نیند سے اٹھا کر آپ پر فائر کھول دیئے۔ آپ کو دو فائر ایک پیٹ میں اور دوسرا کمر میں لگا۔ زخمی حالت میں آپ کو سول ہسپتال پہنچایا گیا۔ جہاں 4 ستمبر 2011ء کو دن ساڑھے نو بجے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔ یہ مذہبی بنیاد پر ٹارگٹ کلنگ کا بہیمانہ اور دردناک واقعہ ہے۔ قبل ازیں 1994ء میں آپ کے چھوٹے بھائی مکرم وسیم احمد بٹ صاحب اور آپ کے تایا زاد مکرم حفیظ احمد بٹ صاحب ولد اللہ رکھا بٹ صاحب کو راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا تھا جبکہ آپ کے دوسرے تایا زاد مکرم نصیر احمد بٹ صاحب ولد اللہ رکھا بٹ صاحب کو گزشتہ سال ستمبر 2010ء میں راہ مولیٰ میں قربان کیا گیا اور اس طرح مجموعی طور پر یہ اس خاندان کی چوتھی شہادت ہے۔ مرحوم مکرم نصیب احمد صاحب نائب صدر دوم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے خالہ زاد اور مکرم طاہر جمیل بٹ صاحب مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے تایا زاد بھائی تھے۔

مرحوم 1957ء میں فیصل آباد میں پیدا ہوئے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیدائشی احمدی

باقی صفحہ 2 پر

پریس ریلیز

فیصل آباد میں مذہبی منافرت کی بنا پر ایک اور معصوم احمدی قتل

کچھ عرصہ قبل فیصل آباد میں ایسے پمفلٹس کھلے عام تقسیم کئے گئے تھے جن میں جماعت احمدیہ کے افراد کے قتل کرنے کو کارِثواب بتایا گیا تھا

حکومت ایسے عناصر کے خلاف مؤثر کارروائی کرے جو امن عامہ کی صورت حال کو بگاڑ رہے ہیں

ترجمان جماعت احمدیہ: مکرم سلیم الدین صاحب

(پ ر) فیصل آباد میں مذہبی منافرت کی بنا پر ایک اور معصوم احمدی کو قتل کر دیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق مکرم نسیم احمد بٹ صاحب اپنے گھر واقع مظفر کالونی ملحقہ سمن آباد میں سوئے ہوئے تھے کہ مورخہ 3 اور 4 ستمبر 2011ء کی درمیانی رات تقریباً سوا ایک بجے 4 نامعلوم افراد دیوار پھلانگ کر ان کے گھر میں داخل ہوئے اور نسیم احمد بٹ صاحب پر فائرنگ کر دی۔ ایک گولی پیٹ اور دوسری کمر میں لگی۔ فائرنگ کے بعد حملہ آور فرار ہو گئے۔ نسیم احمد بٹ صاحب کو شدید زخمی حالت میں سول ہسپتال لے جایا گیا جہاں وہ زخموں کی تاب نہ لا کر 4 ستمبر کی صبح 9 بجے جاں بحق ہو گئے۔ ان کی عمر 54 سال تھی اور وہ ایک پاورلوم فیکٹری میں محنت مزدوری کرتے تھے۔ ان کی کسی کے ساتھ دشمنی نہیں تھی۔

ترجمان جماعت احمدیہ پاکستان مکرم سلیم الدین صاحب نے اس بہیمانہ قتل کی شدید مذمت کرتے ہوئے قاتلوں کی فوری گرفتاری اور ان کو قانون کے مطابق سزا دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ اپنے بیان میں انہوں نے کہا کہ فیصل آباد میں ایک عرصے سے جماعت احمدیہ کے افراد کو ٹارگٹ بنا کر قتل کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مقتول نسیم احمد بٹ صاحب کے چچا زاد بھائی نصیر احمد بٹ صاحب جو سمن آباد ہی کے رہائشی تھے ایک سال قبل مذہبی منافرت کی بنا پر بھرے بازار میں قتل ہو گئے تھے۔ جبکہ 1984ء کے اینٹی احمدیہ آرڈیننس کے بعد سے اب تک فیصل آباد میں 11 احمدی مذہبی منافرت کی بنا پر قتل کئے جا چکے ہیں۔ ترجمان نے مزید بتایا کہ کچھ عرصہ قبل فیصل آباد میں ایسے پمفلٹس کھلے عام تقسیم کئے گئے تھے جن میں جماعت احمدیہ کے افراد کے قتل کرنے کو کارِثواب بتایا گیا تھا اور عامتہ الناس کو اشتعال دلاتے ہوئے احمدیوں کے قتل کی ترغیب دی گئی تھی۔ اس پمفلٹ میں مختلف شعبہ ہائے زندگی کے بعض نمایاں افراد کے نام دینے کے ساتھ ساتھ عام احمدیوں کے خلاف جذبات کو ابھارا گیا تھا۔ ترجمان نے کہا کہ باوجود اس بات کے کہ یہ پمفلٹ شائع کرنے والے افراد نے اپنا رابطہ نمبر تک اس پمفلٹ پر تحریر کیا تھا، سوائے ایف آئی آر درج ہونے کے کوئی مؤثر کارروائی نہیں کی گئی۔ ترجمان جماعت احمدیہ نے حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ ایسے عناصر کے خلاف مؤثر کارروائی کرے جو نفرت انگیز لٹریچر شائع کر کے امن عامہ کی صورتحال کو بگاڑ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ارباب اختیار کا فرض ہے کہ وہ معاشرے میں اس طرح کے لٹریچر کی اشاعت کو روکیں اور ایسے شرپسند عناصر کو قانونی گرفت میں لیا جائے جو معصوم لوگوں کے قتل کے فتوے جاری کرتے ہیں۔

(بقیہ از صفحہ 1۔ شہادت مکرم نسیم بٹ صاحب)

تھے۔ آپ کی تعلیم پرائمری تھی اور آپ پاورلوم فیکٹری میں بطور کاریگر کام کرتے تھے۔ مرحوم ایک بااخلاق اور باکردار شخصیت کے حامل اور بڑے بہادر اور نڈر انسان تھے۔ جماعتی کاموں میں حصہ لیتے تھے۔ جماعتی چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے۔ بیت الذکر گھر سے کچھ فاصلے پر ہے، نماز جمعہ باقاعدگی کے ساتھ بیت الذکر میں جا کر ادا کرتے تھے۔ نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ طبیعت میں سادگی تھی۔ بیوی بچوں کے ساتھ بہت محبت و شفقت کا سلوک کیا کرتے تھے۔ ہمدردی خلق اور غربا پروری آپ کا نمایاں خلق تھا۔ خدمت خلق کا جذبہ بھی نمایاں تھا۔ آپ نے 1994ء میں اپنے چھوٹے بھائی کی شہادت پر صبر اور حوصلے کا مظاہرہ کیا۔ شہادت سے قبل گولیاں لگنے کے بعد خود کو سنبھالا اور اپنی بیوی کو حوصلہ اور صبر کی تلقین کرتے رہے۔

شہید مرحوم کی شادی 1983ء میں محترمہ آسیہ نسیم صاحبہ بنت مکرم مقصود احمد بٹ صاحب ڈیریانوالہ نارووال کے ساتھ ہوئی۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو 4 بیٹیوں اور دو بیٹوں سے نوازا۔ ایک بیٹا خرم شہزاد بٹ ڈیڑھ سال قبل آپ کی زندگی میں وفات پا گیا تھا۔ باقی پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ بیٹیوں میں مکرمہ سندس ناز صاحبہ اہلیہ مکرم غلام عباس صاحب، مکرمہ زارا نور صاحبہ اہلیہ مکرم شاہد بٹ صاحب، مکرمہ سارہ کوثر صاحبہ اہلیہ مکرم اجمل احمد بٹ صاحب اور شمائلہ کنول عمر 15 سال کلاس نہم کی طالبہ ہے اور ایک بیٹا عزیزم سافر رمضان عمر 11 سال کلاس چہارم کا طالب علم ہے۔

مرحوم کے والدین وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کے اس وقت بھائیوں میں مکرم خالد پرویز بٹ صاحب فیصل آباد، مکرم نعیم احمد بٹ صاحب ڈیریانوالہ نارووال مکرم امین احمد بٹ صاحب کینیڈا، مکرم تسلیم احمد بٹ صاحب اور تنویر احمد بٹ صاحب ہانگ کانگ اور مکرم شاہد پرویز صاحب کینیڈا ہیں جبکہ ہمشیرگان میں مکرمہ نسیم کوثر صاحبہ اہلیہ مکرم امین احمد بٹ صاحب فیصل آباد، پروین کوثر صاحبہ اہلیہ مکرم نسیم احمد بٹ صاحب جرمنی اور مکرمہ نعیمہ کوثر صاحبہ اہلیہ مکرم مقصود احمد بٹ صاحب کینیڈا ہیں۔

فیصل آباد میں مرحوم کی نماز جنازہ 4 ستمبر 2011ء کو شام 6 بجے مظفر کالونی میں گھر کے قریب ایک وسیع جگہ پر مکرم شیخ مظفر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع فیصل آباد نے پڑھائی جس میں فیصل آباد سے کثیر تعداد میں احمدی احباب نے شرکت کی۔ شام پونے 7 بجے قافلہ میت کو لے کر محترم امیر صاحب ضلع کی قیادت میں تدفین کیلئے ربوہ روانہ ہوا اور پونے 8 بجے ربوہ دارالضیافت میں پہنچا۔ ٹول پلازہ ربوہ سے مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے ڈیوٹی پر مامور خدام نے قافلے کو ریسیو کیا اور پورے اعزاز کے ساتھ دارالضیافت تک پہنچایا۔ جہاں پر شہید بھائی کا آخری دیدار کروایا گیا۔ بعدازاں نماز جنازہ کیلئے میت کو بیت المبارک لے جایا گیا۔ نماز عشاء کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد میت کو تدفین کیلئے قبرستان عام پہنچایا گیا۔ بعداز تدفین محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم شہید مرحوم کے درجات بلند کرے، مغفرت فرماتے ہوئے اعلیٰ علیّین میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

نیز آپ کے جملہ لواحقین کو صبر، تحمل اور حوصلہ کے ساتھ یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق بخشے اور پسماندگان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین

فٹ بال ٹیم کے کپتانوں کا شرٹ بدلنے کی روایت کا آغاز

فٹ بال میچ کے اختتام پر کپتانوں کے مابین شرٹس کا تبادلہ کرنا ایک روایت، رسم اور ضابطے کی شکل اختیار کر چکا ہے مگر پہلی بار جب دنیا نے یہ منظر دیکھا تو وہ لوگوں کے لئے انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز تھا۔ 1970ء کے ورلڈ کپ میں برازیل اور برطانیہ کے میچ کے دوران جب دونوں ملکوں کے بہترین کھلاڑیوں (Pele اور Bobby Moore) نے اپنے اپنے ملکوں کو فتح کے لئے ایک دوسرے کو چیلنج کیا تو اس میچ میں ایسا سماں بندھ گیا کہ یوں لگنے لگا جیسے دو ٹیموں کا نہیں بلکہ صرف دو کھلاڑیوں کا میچ ہو رہا ہے۔ بالآخر Pele اپنے چیلنج میں کامیاب ہوا اور برازیل نے انگلینڈ کے خلاف سنسنی خیز مقابلے کے بعد 1-0 سے فتح حاصل کی تو برازیلین لیجنڈ پیلے اور انگلینڈ کے بہترین سٹرائیکر بوبی مور، جو کہ کچھ دیر قبل تو میدان میں ایک دوسرے کو چت کرنے کی جنگ لڑ رہے تھے، مگر میچ کے بعد دونوں نے ''سپورٹس مین سپرٹ'' کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک دوسرے کے گلے لگ کر اپنی اپنی شرٹ کا تبادلہ کیا۔ دو مخالفین کا میچ کے بعد یہ برتاؤ ایک انوکھا واقعہ تھا جو دنیا بھر میں پذیرائی کا سبب بنا اور رسم کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ چنانچہ ہر فٹ بال میچ کے اختتام پر فریق ٹیموں کے کپتان ایک دوسرے سے شرٹ کا تبادلہ کر کے اس واقعے کی یاد تازہ اور ایک دوسرے کی ٹیم کے لئے نیک جذبے کا اظہار کرتے ہیں۔

(سنڈے ایکسپریس 6 جون 2010ء)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ

خطبہ جمعہ

حضرت اقدس مسیح موعود کے مہمان نوازی کے نہایت دلچسپ، ایمان افروز واقعات کا روح پرور تذکرہ اوران کے حوالہ سے مہمان نوازی کرنے والے کارکنان کو نصائح

مہمان نوازی مکمل عزت واحترام کے ساتھ ہونی چاہئے۔اور یہ عزت واحترام اس لئے ہے کہ مہمان کا حق ہے

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ مسافروں کو ان کے حقوق دو، ہم پر فرض عائد کرتا ہے کہ مہمان نوازی کے وصف کو بہت زیادہ اپنائیں

اگر عام مسافروں کا حق اللہ تعالیٰ نے قائم فرمایا ہے تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں سفر کرنے والوں کا تو بہت زیادہ حق ہے کہ ان کو عزت واحترام دیا جائے اور ان کا حق ادا کیا جائے

ڈیوٹی دینے والے کارکنان کو اللہ تعالیٰ کی خاطر سفر اختیار کرنے والے مسیح موعود کے ان مہمانوں کی حتی المقدور مہمان نوازی کا حق ادا کرنا چاہئے

ربوہ کے بعد اس وقت لنگر خانے کا سب سے زیادہ وسیع نظام یوکے میں ہی ہے۔ ان مستقل لنگر چلانے والوں کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ تقریباً تمام یا بہت بڑی اکثریت والنٹیئرز ہیں جو سالوں سے بڑی خوشی سے حضرت مسیح موعود کے لنگر کے لئے وقت دے رہے ہیں

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب آف لندن کی نماز جنازہ حاضر اور مکرم ملک مبرور احمد صاحب شہید آف نوابشاہ اور مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ آف ربوہ کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 15/جولائی 2011ء بمطابق 15/وفا 1390 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح۔لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

مہمان نوازی کی اہمیت اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنی زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ بلکہ زیادہ جگہ فرمایا کہ وَابْنِ السَّبِيْلِ۔یعنی مسافروں کو اُن کا حق دو۔ وَابْنِ السَّبِيْل جو ہیں یہ مسافر ہیں۔فرمایا ان کو ان کا حق دو۔اور ایک دوسری جگہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ السلام کے ذکر میں فرمایا کہ جب مہمان اُن کے پاس آئے تو فوراً بُھنا ہوا بچھڑا اُن کو پیش کیا۔

پھر ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ مہمان کی تکریم کرے۔

(بخاری کتاب الادب باب اکرام الضیف و خدمته ایاه بنفسه حدیث 6135)

یعنی مہمان کی تکریم بھی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان کے لئے ضروری ہے۔پس مہمان نوازی صرف ایک دنیاوی فریضہ ہی نہیں ہے بلکہ ایمان کی علامت بھی ہے اور ایک فرض ہے جس کا ادا کرنا بہرحال ضروری ہے۔تکریم کا مطلب ہے کہ بہت زیادہ عزت واحترام کرنا۔

پھر ایک حدیث میں آپؐ نے فرمایا کہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لانے والے مہمان کا جائز حق ادا کریں۔عرض کیا گیا کہ جائز حق کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ ایک دن اور رات مہمان نوازی۔

بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہمان نوازی کے دنوں کی حد مقرر فرمائی ہے،فرمایا کہ تین دن تک مہمان نوازی فرض ہے تم پر۔

(صحیح مسلم کتاب اللقطة باب الضیافةو نحوها حدیث 4513)

ایک دن تو کم از کم اُس کا حق ہے اور پھر جیسا کہ میں نے کہا کہ تین دن تک فرض بھی ہے۔لیکن بعض حالات میں کئی دن بلکہ دنوں سے بھی زیادہ لمبا عرصہ، آپؐ نے مہمان نوازی فرمائی ہے اور صحابہ کے سپرد بھی مہمان فرمائے۔

بنیادی نقطہ جو آپؐ نے بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ مہمان نوازی مکمل عزت واحترام کے ساتھ ہونی چاہئے اور یہ عزت واحترام اس لئے ہے کہ مہمان کا حق ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکہ کامل شریعت اور احکامات لے کر آئے تھے اس لئے ہر طرح کے لوگوں کا اور ہر پہلو کا آپؐ نے خیال رکھا ہے۔بعض حدود جو آپ نے مقرر فرمائی ہیں جن کا ان حدیثوں میں ذکر ہے۔وہ مہمانوں کو بھی اُن کے فرض یاد دلانے کے لئے ہیں۔

اس حوالے سے بھی انشاء اللہ تعالیٰ اگلے جمعہ بات ہو گی۔لیکن اس وقت جیسا کہ عموماً میرا طریق ہے، میں میزبانوں اور ڈیوٹی دینے والے کارکنوں کو توجہ دلاتا ہوں۔اس لئے ان کو توجہ دلا رہا ہوں کہ مہمان نوازی کا وصف ایسا ہے جس کے بارے میں جیسا کہ میں نے بتایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان کے لئے ضروری ہے اور مہمان کا یہ حق ہے کہ اس کی مہمان نوازی کی جائے۔اور پھر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ ’مسافروں کو اُن کا حق دو‘ ہم پر یہ فرض عائد کرتا ہے کہ مہمان نوازی کے وصف کو بہت زیادہ اپنائیں۔صرف یہاں جلسے کے دنوں میں نہیں بلکہ عام طور پر گھروں میں بھی مہمان نوازی احمدی (۔) کا ایک امتیاز ہونا چاہئے۔ بہرحال یہاں کیونکہ آج جلسے کے حوالے سے بات ہو رہی ہے ہر کارکن کو اور اس گھر کو جس میں جلسے کے مہمان آ رہے ہیں، یہ خیال رکھنا چاہئے کہ مہمانوں کو صحیح عزت واحترام دیا جائے۔اگر عام مسافروں کا حق اللہ تعالیٰ نے قائم فرمایا ہے تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں سفر کرنے والوں کا تو بہت زیادہ حق ہے کہ ان کو عزت واحترام دیا جائے اور اُن کا حق ادا کیا جائے۔انشاء اللہ تعالیٰ اگلے جمعہ سے جیسا کہ ہم جانتے ہیں جلسہ سالانہ برطانیہ شروع ہو رہا ہے اس لئے دور دراز ممالک سے مہمانوں کی آمد شروع ہو گئی ہے۔یہ مہمان جماعتی نظام کے تحت بھی ٹھہرے ہوئے ہیں یا ٹھہریں گے اور گھروں میں بھی۔ان مہمانوں کو خاص طور پر ڈیوٹی دینے والے کارکنان کو بہت زیادہ اہمیت دینی چاہئے۔اور اللہ تعالیٰ کی خاطر سفر اختیار کرنے والے مسیح (موعود) کے ان مہمانوں کی حتی المقدور مہمان نوازی کا حق ادا کرنا چاہئے۔اور اس کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب دنیا کے اُن ممالک میں جہاں جماعتیں بڑی ہیں حضرت مسیح موعود کے لنگر کا بھی بڑا وسیع انتظام قائم ہو گیا ہے۔ اور یوکے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُن ممالک میں سے ایک ہے بلکہ شاید اب تو ربوہ کے بعد اس وقت لنگر خانے کا سب سے زیادہ وسیع نظام یو۔کے میں ہی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ خلیفۂ وقت کی یہاں موجودگی کی وجہ سے یہ وسعت ہونی تھی لیکن یہاں جوان مستقل لنگر چلانے والوں کی سب سے بڑی خوبی ہے، وہ یہ ہے کہ تقریباً تمام یا بہت بڑی اکثریت volunteer ہیں جو سالوں سے بڑی خوشی سے حضرت مسیح موعود کے لنگر کے لئے وقت دے رہے ہیں۔ گو ربوہ اور قادیان کے لنگر بھی بڑے وسیع ہیں، لیکن وہاں باقاعدہ تنخواہ دار عملہ ہے۔ لیکن یہاں کا لنگر مستقل بنیادوں پر volunteers کے ذریعے چل رہا ہے۔ تو بہر حال یو۔کے جماعت نے مہمان نوازی کے اس مستقل فرض کو خوب نبھایا ہے اور نبھاتے چلے جا رہے ہیں۔ اب جلسے کے دن ہیں، جلسے پر بھی ہمیشہ اس مہمان نوازی کے فریضے کو بڑی خوش اسلوبی سے ہمارے کارکنان نبھاتے ہیں۔ یہ باتیں میں صرف اس لئے کر رہا ہوں کہ یاددہانی کروا دی جائے کیونکہ نئے آنے والے بھی اس میں شامل ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس سال بھی تمام کارکنان کو اس فرض کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس مہمان نوازی سے جو ہمارے کارکنان کرتے ہیں یا ہمارے جلسے کے جو انتظامات ہوتے ہیں باہر سے آئے ہوئے غیر از جماعت اور غیر (-) مہمان ہمیشہ متأثر ہوتے ہیں۔ یہاں بھی اور دوسرے ممالک میں بھی۔ پس جو میزبان کارکنان ہیں آئندہ بھی ہمیشہ اپنے اس تأثر کو قائم رکھنے کی کوشش کریں جو (دعوت الی اللہ) کا ذریعہ بنتا ہے۔ ایک لحاظ سے ہر کارکن جب وہ ڈیوٹی ادا کر رہا ہوتا ہے احمدیت کی عملی (دعوت الی اللہ) کا ذریعہ بن رہا ہوتا ہے۔ اور یہ ہر کارکن کے لئے ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اس لنگر خانے کے علاوہ بھی دوسری ڈیوٹیاں بھی ہیں اُن کا بھی حتی الوسع حق ادا کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہئے۔ جو جو کام کسی کے سپرد کئے گئے ہیں کسی کو تفویض کئے گئے ہیں اُن کی پوری ادائیگی کریں اور پوری ذمہ داری سے اُس کی ادائیگی ہونی چاہئے۔ ہر کام، ہر ڈیوٹی، ہر فرض جو کسی کے سپرد کیا گیا ہے اُس کو معمولی نہیں سمجھنا چاہئے۔ ہر ایک کی ذمہ داری ہے۔ ہر جگہ پر اگر ہر ڈیوٹی کو ایک اہمیت دی جائے گی تو تبھی پورا انتظام جو ہے وہ صحیح لائنوں پر چل سکے گا۔ اس لئے اس بارے میں ہر کارکن کو ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے تا کہ کسی بھی جگہ کسی بھی شعبہ میں کسی کے کام میں کمی کی وجہ سے، فرض کی ادائیگی میں کمی کی وجہ سے، کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو۔ پس یہ بنیادی بات ہمیشہ ہر کارکن کو یاد رکھنی چاہئے۔

ان باتوں کے بعد اب میں حضرت مسیح موعود کی مہمان نوازی کے متفرق واقعات آپ کے سامنے پیش کروں گا جو میں نے رجسٹر روایات (رفقاء) سے لئے ہیں۔ لیکن ہر روایت میں ایک چیز مشترک نظر آتی ہے کہ حضرت مسیح موعود مہمان کا بڑا احترام کیا کرتے تھے۔ ہر ایک کی مہمان نوازی انتہائی عزت و احترام سے کرتے تھے۔ اکرام ضیف کا بڑا خیال رکھا کرتے تھے۔

حضرت شیخ اصغر علی صاحب ولد شیخ بدر الدین صاحب کہتے ہیں کہ حضرت اقدس مہمانوں کی خاطر تواضع کا خود بہت خیال فرمایا کرتے تھے۔ بھائی حافظ حامد علی صاحب مرحوم کو اس طرف توجہ دلانے کے علاوہ خود بھی خاص واقفیت اس پہلو میں رکھا کرتے تھے۔ اور مہمانوں کی حیثیت کے مطابق کھانا بہم پہنچانے کا اہتمام ہوا کرتا تھا۔ غالباً 1902ء میں جب میں ایمن آباد سے قادیان دارالامان آ رہا تھا تو مرحوم و مغفور سید ناصر شاہ صاحب لاہور اسٹیشن پر جس کمرہ انٹر کلاس میں قادیان آنے کے واسطے بیٹھے ہوئے تھے اس میں اتفاق سے میں بھی آ بیٹھا اور ہم دونوں اکٹھے آئے۔ لاہور سے بارش ہونی شروع ہوئی اور جب گاڑی بٹالے پہنچی تو زور کی بارش تھی۔ اترتے ہی ہم نے مسافر خانہ میں ہی یکہ کرایہ پر کیا اور روانہ ہوئے۔ بارش شاید قادیان کے موڑ پر پہنچنے کے بعد بند ہوئی تھی۔ دارالامان پہنچنے پر ہم دونوں کو حضرت اقدس کے حکم سے اُس کمرہ میں جگہ دی گئی جس میں ٹک ڈپو ہے اور شاید حامد علی شاہ صاحب مرحوم و مغفور کے خرچ سے تازہ بنوایا گیا تھا۔ حضور انور کے حکم سے مجھ کو جہاں تک یاد ہے صبح ناشتے میں عمدہ حلوہ بھی ہوتا تھا اور مکلّف کھانا گھر سے آتا تھا۔ مجھ کو خیال ہے کہ حضور انور شاہ صاحب مرحوم سے دریافت بھی فرماتے تھے کہ آپ لوگوں کو کوئی تکلیف تو نہیں تھی۔ مہمان کا احترام حد درجہ حضور انور کے زیرِ نظر رہتا تھا۔

(رجسٹر روایات رفقاء جلد نمبر 4 صفحہ 168 غیر مطبوعہ)

پھر منظور احمد صاحب ولد مولوی دلپذیر صاحب جو بھیرہ کے تھے، وہ لکھتے ہیں کہ ''میرے والد بزرگوار بہت پہلے کے احمدی ہیں۔ 1894ء میں مع اپنی والدہ کے پہلی دفعہ حضرت خلیفہ اوّل سے ملنے کے لئے قادیان آئے اور مع والدہ کے اُسی وقت بیعت کی۔ خلیفہ اول بچپن میں میرے دادا بزرگوار سے کچھ پڑھتے رہے تھے اور جو میرے دادا بزرگوار کی تیسری بیوی تھی حضرت خلیفۂ اوّل کی منہ بولی بہن تھی۔ والد بزرگوار سے میں نے پوچھا کہ کوئی اُس وقت کا واقعہ یاد ہے؟ تو آپ نے بتایا کہ ہم آٹھ آدمی تھے کہ حضور کے ساتھ ایک دن دوپہر کا کھانا (بیت) مبارک میں جو اپنی پہلی حالت پر تھی، کھانے بیٹھے تھے۔ (یعنی اُس وقت چھوٹی تھی، آٹھ دس آدمی ایک صف میں کھڑے ہوتے تھے) جن میں حضور اور خلیفہ اوّل بھی شامل تھے۔ دو قسم کا سالن تھا اور دونوں میں گوشت تھا۔ حضور اپنے سالن سے کبھی بوٹی اُٹھا کر باری باری سے دوسروں کے سالن میں رکھ دیتے تھے اور ایسا ہی خلیفۂ اوّل بھی۔ مہمانوں میں سے ایک نے عرض کیا حضور کھانے کے ساتھ آم کیسا ہے؟ (یعنی اگر آم ہو جائے کھانے کے ساتھ تو کیسا لگے گا؟) آپ نے فرمایا بہت اچھا۔ بڑی اچھی بات ہے۔ تو دوسرے نے عرض کیا حضور میں بازار سے لے آتا ہوں۔ آپ نے فرمایا ٹھہر جائیں یا کچھ اور فرمایا یہ ٹھیک یاد نہیں رہا۔ کہتے ہیں بہر حال ابھی بات ہو رہی تھی کہ ایک آدمی بٹالہ سے آموں کا پارسل لے کر آ گیا جس میں آٹھ ہی آم تھے جو بڑے بڑے تھے۔ سب کے آگے حضور نے ایک ایک رکھ دیا۔ پھر چاقو پوچھا تو ایک نے چاقو پیش کیا۔ آپ نے فرمایا پھانکیں کریں۔ انہوں نے سب کی پھانکیں کر کے آگے رکھ دیں۔ حضور اپنے آگے کی پھانکوں میں سے ایک ایک کر کے باری باری سب کے آگے رکھ دیتے رہے۔ یاد نہیں کہ حضور نے اُن میں سے آپ بھی کوئی کھائی ہو''۔

(رجسٹر روایات رفقاء جلد نمبر 5 صفحہ 37-36 غیر مطبوعہ)

تو اللہ تعالیٰ نے یہ کیسی مہمان نوازی کی ان مہمانوں کی کہ ایک مہمان نے خواہش ظاہر کی تو اللہ تعالیٰ نے اُس کا انتظام بھی فرما دیا۔

پھر حضرت فضل الٰہی صاحب ولد مولوی کرم دین صاحب مرحوم کہتے ہیں کہ ''قادیان میں یہ عاجز کثرت سے لاہور سے جایا کرتا تھا۔ اکثر حضرت مفتی محمد صادق صاحب رفیق سفر ہوتے اور کئی دفعہ حضرت اقدس اندر بلا لیتے اور بڑی شفقت سے خود نیچے جا کر چائے وغیرہ خود اٹھا کر لاتے اور مہمان نوازی فرماتے اور (بیت) مبارک میں حضرت اقدس کے ساتھ بیٹھ کر بہت دفعہ کھایا پیا۔ کئی دفعہ حضور نے اپنے کھانے میں سے عاجز کو بھی کوئی چیز عنایت فرمائی از روئے شفقت ایک دفعہ حضرت اقدس بعد نماز مغرب (بیت) مبارک کی اوپر کی چھت پر شہ نشین پر مشرق کی طرف رُخ فرمائے بیٹھے تھے اور یہ عاجز مغرب کی طرف منہ کر کے حضور کے سامنے بیٹھا تھا کہ مشرق سے چاند کا طلوع ہوا جو قریباً چودہ یا پندرہ تاریخ کا چاند تھا۔ اُس وقت مجھے حضور کے چہرہ مبارک سے شعاعیں نکلتی اور چاند کی شعاعوں سے ٹکراتی نظر آتی تھیں''۔

(رجسٹر روایات رفقاء جلد نمبر 6 صفحہ 8 الف 8 ب غیر مطبوعہ)

پھر حضرت میاں چراغ دین صاحب ولد میاں صدر الدین صاحب کہتے ہیں کہ شیخ مظفر الدین صاحب آف پشاور کے والد صاحب نے لاہور میں حضرت مسیح موعود کی دعوت کی۔ کمرہ چھوٹا تھا اور لوگ زیادہ آ گئے تھے۔ میں حضور کے پاس کھڑا تھا، بیٹھنے کے لئے جگہ نہ تھی۔ حضور نے مجھے دیکھ کر اور اپنا زانو اٹھا کر اور مجھے اپنے دست مبارک سے پکڑ کر اپنے پاس بٹھا لیا اور فرمایا

کہ میرے ساتھ کھاؤ۔ اس پر میں نے حضور کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا۔

(رجسٹر روایات رفقاء جلدنمبر4صفحہ58غیر مطبوعہ)

حضرت ذوالفقار علی خان صاحب ولد عبدالعلی خان صاحب رام پور کے تھے، یہ کہتے ہیں کہ ”جب میں آتا تھا تو میرے کھانے میں پلاؤ ضرور ہوتا تھا۔ ایک دن میں نے حافظ حامد علی صاحب مرحوم سے پوچھا کہ پلاؤ دونوں وقت کیوں ہوتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا جب آپ پہلی بار آئے تھے تو حضور نے مجھے بلا کر فرمایا تھا کہ تحصیلدار صاحب کے لئے پلاؤ ضرور لایا کرو۔ حضور نے میرے باورچی سے ایک مرتبہ گورداسپور میں بریانی پکوائی تھی اُس سے غالباً خیال کیا ہوگا کہ یہ اکثر کھاتے ہیں جبھی باورچی مشّاق ہے اور یہ واقعہ تھا اس لئے ہدایت فرمائی کہ تکلیف نہ ہو“۔

(رجسٹر روایات رفقاء جلدنمبر6صفحہ379غیر مطبوعہ)

(یعنی کسی وقت میں حضرت مسیح موعود ان کے ہاں گئے تھے، یہ تحصیلدار تھے۔ وہاں بریانی پکائی گئی تھی جو اچھی تھی۔ اُس باورچی نے جو بریانی پکائی تھی اُس سے حضرت مسیح موعود کو خیال ہوا کہ یہ لوگ اکثر کھاتے ہیں تبھی باورچی جو ہے وہ اچھی بریانی پکاتا ہے۔ اس بات پہ جب وہ حضرت مسیح موعود کے ہاں حاضر ہوئے تو آپ نے اُن کی مہمان نوازی اس طرح فرمائی کہ فرمایا کہ اِن کو دونوں وقت پلاؤ بنا کے کھلایا کرو۔)

حضرت بدرالدین صاحب ولد گل محمد صاحب مالیر کوٹلہ کے تھے، کہتے ہیں کہ ”ایک روز عاجز اپنے والد صاحب کے ہمراہ بورڈنگ والے کنوئیں سے پانی نکال رہا تھا، رات کے نو بج چکے تھے اور نماز عشاء بھی ہو چکی تھی تو حضور اپنے ہاتھ پر ایک پیالہ جس میں دودھ اور ڈبل روٹی پڑی تھی، اٹھائے کنوئیں پر آ گئے اور آ کر میرے والد صاحب سے فرمانے لگے: بابا جی کوئی مہمان بھوکا ہے۔ اس پر والد صاحب نے کہا کہ حضور میاں نجم الدین تو سب جگہوں سے دریافت کر گئے ہیں سب نے کھانا کھالیا ہے۔ تب حضور نے فرمایا اچھا میرے ہمراہ چلو۔ تب ہم دونوں باپ بیٹا حضور کے ہمراہ ہو لئے۔ جب مہمان خانہ میں جا کر مہمانوں سے معلوم کیا تو کوئی نہ ملا۔ تو پھر ہم شیر محمد صاحب دکاندار والی دکان جو اس وقت کھلی تھی اُس کے پاس پہنچے تو وہاں سے ایک صاحب نے کہا کہ حضور! میں نے تو دودھ ڈبل روٹی کھانی ہے۔ اس پر حضور نے وہ پیالہ اُس صاحب کو دے دیا“۔

(رجسٹر روایات رفقاء جلدنمبر7صفحہ170غیر مطبوعہ)

(مہمانوں کی تلاش میں تھے یقیناً اللہ تعالیٰ نے بتایا ہوگا کہ ایک مہمان کی یہ خواہش ہے تو آپ گھر سے وہ لے کر آئے)

حضرت نور احمد خان صاحب ولد چوہدری بدر بخش صاحب لکھتے ہیں کہ ”مجھے جلسہ سالانہ پر آنے کا اتفاق ہوا۔ دوآبہ یعنی ضلع جالندھر اور ہوشیار پور کے تمام احمدی ایک ہی جگہ ٹھہرے ہوئے تھے۔ ہمارے ساتھ چوہدری غلام احمد صاحب رئیس کاٹھگڑھ بھی تھے۔ رات کو قادیان پہنچے تھے۔ کمرہ میں بستر رکھ کر تمام دوست بیٹھ گئے مگر نصف رات تک کھانا نہ ملا۔ لوگ بہت بھوکے تھے اور بار بار چوہدری صاحب مذکور کے پاس شکوہ کرتے تھے کہ ابھی تک کھانا نہیں ملا۔ اخیر چوہدری صاحب نے کہا کہ بازار میں جا کر دودھ پی لو۔ مگر اتنی بے چینی پیدا نہ کرو، کھانا مل جائے گا۔ لوگ کھانے کا انتظار کر کے تھک گئے، آخر بہت دوست بھوکے سو گئے۔ رات نصف سے زیادہ گزر چکی تھی، اچانک چند آدمی نمودار ہوئے، کہنے لگے کہ حضرت صاحب کو الہام ہوا ہے کہ مہمان بھوکے ہیں، اُن کو کھانا کھلاؤ۔ بدیں وجہ لوگ کمروں میں جگا جگا کر کھانا دے رہے ہیں، ہمارے کمرے میں بھی چند آدمی کھانا لے کر آئے۔ چوہدری صاحب نے تمام دوستوں کو جگا کر کھانا کھلایا، ہمارے ساتھ چوہدری غلام قادر صاحب سڑوعہ والے بھی تھے انہوں نے کہا کہ یہ کھانا خدا نے جگا کر دیا ہے وہ بقیہ ٹکڑے بطور تبرک کے کہ یہ الہامی کھانا ہے اپنے پاس سڑوعہ کو لے گئے“۔ (جاتے ہوئے اپنے ساتھ ہی لے گئے)۔

(رجسٹر روایات رفقاء جلدنمبر6صفحہ274-273غیر مطبوعہ)

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب انچارج نور ہسپتال جو بڑا لمبا عرصہ حضرت مصلح موعود کے معالج بھی رہے ہیں، بلکہ وفات تک آپ کے ساتھ ہی رہتے تھے وہ لکھتے ہیں کہ ”جلسہ کے موقع پر ایک شب بحیثیت اپنی جماعت کے سیکرٹری کے صدر انجمن احمدیہ کے اجلاس میں میری حاضری ہوئی۔ یہ اجلاس بعد نماز مغرب اور عشاء (بیت) مبارک میں منعقد ہوا۔ خاکسار اپنی ناتجربہ کاری اور سادگی کی وجہ سے یا شوق کی وجہ سے اعلان شدہ وقت کے اول وقت میں ہی اجلاس کے مبارک مقام یعنی (بیت) مبارک میں پہنچ گیا۔ گو وہ وقت کھانے کا تھا اور مجھے سخت بھوک بھی لگی ہوئی تھی کیونکہ صبح آٹھ بجے کا کھانا کھایا ہوا تھا مگر جلسہ کے احترام کی وجہ سے یا پابندیٔ وقت کے خیال سے خاکسار نے اپنی ناچیز حاضری کو اول درجے پر برقرار رکھا۔ یعنی نماز ہائے مغرب وعشاء جو جمع ہو کر ادا ہوئی تھیں کے بعد بجائے باہر جانے کے (بیت) میں ہی بیٹھ گیا اور جلسے کے انعقاد کی انتظار کرنے لگا۔ ممبران کی آمد دیر کے بعد شروع ہوئی اور قریب ساڑھے نو بجے کے جلسے کی کارروائی شروع ہوئی اور قریباً گیارہ بارہ بجے جلسہ ختم ہوا۔ اس دوران میں شدت بھوک کی وجہ سے خاکسار کی حالت ناگفتہ بہ رہی اور یہ شدت مجھے دیر تک یاد رہی اور اب تک بھی بھولی نہیں۔ جلسہ سے فارغ ہو کر جب میں اپنے جائے قیام پر گیا تو جماعت پٹیالہ کے احباب میں سے غالباً حافظ بھائی ملک محمد صاحب میرے لئے ایک روٹی کا ٹکڑا لے آئے تھے۔ لنگر خانہ بند ہو چکا تھا، میں نے اس ٹکڑے کو چبانا شروع کر دیا۔ ابھی وہ ختم نہ کیا تھا کہ ایک زبردست دستک ہمارے کمرے کے دروازے پر پڑی اور آواز آئی کہ کوئی مہمان بھوکا ہو جس نے کھانا نہ کھایا ہو وہ آ جائے، اور چل کر لنگر خانے میں کھانا کھالے۔ خاکسار کے ساتھیوں نے مجھے بھی نکال باہر کیا اور لنگر میں پہنچ کر جو کچھ ملا بعد شکر کھایا۔ اگلے روز قریباً دس بجے دن کے حضرت مسیح موعود کو (۔) مبارک کے چھوٹے زینے کے دروازے پر کھڑے ہوئے دیکھا اور خدام کو گلی میں حضور کی طرف رُخ کئے ہوئے کھڑے دیکھا اور حضور کے سامنے حضرت مولوی نورالدین صاحب بھی تھے اور حضور کچھ جوش کے ساتھ ارشاد فرما رہے تھے کہ مہمانوں کے کھانے وغیرہ کا انتظام اچھا ہونا چاہئے۔ رات مجھے الہام ہوا۔ (۔) کہ اے نبی! بھوکے اور مُعتر لوگوں کو کھانا کھلا۔ چنانچہ مجھے معلوم ہوا کہ آدھی رات کو جگانا اس الہام کی بنا پر تھا“۔

(رجسٹر روایات رفقاء جلدنمبر8صفحہ193-192غیر مطبوعہ)

حضرت مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری ولد صدر دین صاحب فرماتے ہیں کہ:

”ایک سالانہ جلسے پر حضور نے فرمایا۔ سب آنے والوں کو ایک ہی قسم کا کھانا کھلاؤ۔ اس پر خواجہ صاحب یا کسی اور نے عرض کیا کہ حضور بعض غرباء ایسے بھی آتے ہیں جن کو اپنے گھر میں دال میسر نہیں آتی اس لئے اُن کو یہاں دال کھلانا معیوب نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ گو ان کو گھر میں دال نہ ملتی ہو لیکن جب دوسرے کو گوشت یا پلاؤ کھاتے ہوئے دیکھیں گے تو اُن کو کھانے کی خواہش مزید پیدا ہوگی اور بصورت نہ ملنے کے اُن کی دل شکنی ہوگی۔ میرے مرید خواہ وہ غریب ہوں یا امیر، میرا ان کے ساتھ ایک ہی جیسا تعلق ہے اس لئے ایک ہی قسم کا کھانا پکاؤ۔ گوشت پلاؤ وغیرہ دو تو سب کو دو اور دال دو تو سب کو دو“۔

(رجسٹر روایات رفقاء جلدنمبر8صفحہ64غیر مطبوعہ)

پس ہمیشہ یہی اصول مدّنظر رکھنا چاہئے۔

حضرت مفتی چراغ صاحب ولد مفتی شہاب الدین صاحب لکھتے ہیں کہ ”حضرت صاحب کو کپورتھلہ کی جماعت سے خاص انس تھا۔ حضور نے الگ اس جماعت کے لئے پلاؤ تیار کروایا تھا۔ جب تیار ہو چکا تو حضور نے کسی کو فرمایا کہ جماعت کو کھلا دو۔ (یہ جلسے کے علاوہ کی بات تھی) اس شخص نے عرض کیا کہ حضور وہ تو چلے گئے ہیں۔ فرمایا یکّہ پر کھانا بٹالہ لے جاؤ اور جب وہ سٹیشن پر اتریں تو کھانا پیش کر دو۔ اُن کے پیچھے کھانا بھجوایا۔ چنانچہ حضور کا آدمی یکّہ پر، ٹانگے پر کھانا لے کر ہمارے پاس سے گزر گیا۔ ہمیں علم نہ ہوا۔ جب ہم اسٹیشن پر پہنچے تو حضور کی طرف سے کھانا

پہلے موجود تھا۔ حضور کے آدمی نے کہا کہ کھانا کھالیں۔ ہم حیران ہوئے کہ یہ کھانا کہاں سے آیا اس پر اُس نے سارا قصہ سنایا‘‘۔

(رجسٹر روایات رفقاء جلدنمبر9صفحہ12-11غیر مطبوعہ)

حضرت میاں عبدالعزیز صاحب مغل بیان فرماتے ہیں کہ’’ حضور کے وقت میں جلسہ سالانہ اُس جگہ ہوا کرتا تھا جہاں آج کل مدرسہ احمدیہ اور مولوی قطب دین صاحب کے مطب کی درمیانی جگہ ہے۔ یہاں ایک پلیٹ فارم بنایا گیا تھا جس پر جلسہ ہوتا تھا۔ حضرت صاحب کے زمانے میں جلسے کے دنوں میں عموماً ہم زردہ پلاؤ ہی کھایا کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ بہت قحط پڑ گیا اور آٹا روپے کا پانچ سیر ہوگیا۔ حضرت مسیح موعودؑ کو لنگر کے خرچ کی نسبت فکر پڑی تو آپ کو پھر الہام ہوا۔ اَلَیْسَ اللّٰہُ (۔)۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ آج سے لنگر کا خرچ دوگنا کردو۔ اور بڑا مرغن شوربہ پکا کرتا تھا۔

(رجسٹر روایات رفقاء جلدنمبر9صفحہ105غیر مطبوعہ)

یہ فیض آج تک جاری ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے۔ اب روپے کا پانچ سیر آٹا اُس زمانے میں، آج کل تو بہت مہنگا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ فکریں دور کی ہوئی ہیں اور دنیا میں ہر جگہ لنگر کے انتظامات بڑے احسن طریقے سے چلتے ہیں۔

حضرت بابو غلام محمد صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ڈرافٹس مین۔ یہ کہتے ہیں کہ’’ گورداسپور کے مقدمے کے دوران میں ایک رات ٹرین سے ہم اُترے اور سخت تیز ہوا چلی۔ موسم سرما کا تھا، حضور ایک کوٹھی میں فروکش ہوئے۔ اور آتے ساتھ ہی حکم دیا کہ تکان ہے اب سب سو جائیں۔ ہم سب اپنا اپنا بستر لے کر لیٹ گئے۔ کچھ دیر بعد حضور اپنے بسترے سے اُٹھے اور دبے پاؤں ایک چھوٹی سی لالٹین لئے ہوئے ہر ایک کا بستر ٹٹولا کہ تا یہ معلوم کریں کہ کسی کے پاس بستر نا کافی تو نہیں۔ جس کسی کا بستر اکم دیکھتے حضور اپنے بستر میں سے جا کر کوئی ایک کپڑا اُٹھا لاتے اور اُس پر ڈال دیتے۔ جس طرح سے ماں اپنے بچوں کی حفاظت ایسے سردی کے وقت میں کرتی ہے، حضور نے اپنے بستر میں سے پانچ سات کپڑے نکال کر مہمانوں پر ڈال دیئے۔ میں جاگ رہا تھا اور حضور کی اس شفقت کو دیکھ رہا تھا‘‘۔

(رجسٹر روایات رفقاء جلدنمبر9صفحہ160-159غیر مطبوعہ)

حضرت ملک غلام حسین صاحب ولد میاں کریم بخش صاحب بیان کرتے ہیں کہ’’ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقع پر مولوی برہان الدین صاحب جہلمی آئے اور ملاقات کی۔ حضرت صاحب نے مجھے بلا کر فرمایا کہ میاں غلام حسین! یہ مولوی صاحب تو تمہارے ہیں جہاں تم مناسب سمجھو اُن کو رکھو۔ میں نے عرض کیا حضور یہ میرے پاس ہی رہیں گے۔ مولوی صاحب بڑے خوش رہے، فرمایا ان کا خاص خیال رکھو، بوڑھے ہیں۔ ساتھ سالن بھی اندر سے زیادہ منگوا دیا کرو اور شوربہ زیادہ دیا کرو تا کہ ان کو تکلیف نہ ہو‘‘۔

(رجسٹر روایات رفقاء جلدنمبر10صفحہ341-340غیر مطبوعہ)

حضرت چوہدری عبدالعزیز صاحب ولد چوہدری احمد دین صاحب کہتے ہیں کہ میں یہاں (گوجرانوالہ) سے لاہور کالج میں تعلیم کامل کرنے کے لئے گیا تھا، وہاں سے میں اور میاں محمد رمضان صاحب قادیان حضور کی زیارت کے لئے گئے۔ ایک رات ہم وہاں رہے تھے، صبح جب واپس آنے لگے تو حضور نے خود اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ ذرا ٹھہر جاؤ۔ پھر ہم نے کھانا کھایا اور دوپہر کو جب چلنے لگے اور اجازت مانگی تو حضور نے اجازت بھی عطا فرمائی اور فرمایا کہ یہاں کثرت سے آیا کرو۔ مَیں نے دستی بیعت بھی کر لی تھی مگر میرے ساتھی نے نہیں کی تھی۔ حضور نے ہمیں آتی دفعہ ایک پراٹھا اور کچھ سالن بھی رومال میں باندھ کر اپنے ہاتھ سے عطا فرمایا تھا۔

(رجسٹر روایات رفقاء جلدنمبر10صفحہ107غیر مطبوعہ)

حضرت چوہدری عبداللہ خان صاحب ولد چوہدری الٰہی بخش صاحب داتہ زید کا لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ ستمبر کے مہینہ میں چوہدری نصر اللہ خان صاحب اور میں ظہر کے وقت قادیان پہنچے۔ وضو کر کے جماعت میں شامل ہو گئے۔ نماز کے بعد حضرت صاحب محراب میں تشریف فرما ہو گئے۔ چوہدری صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا چوہدری صاحب ابھی آئے ہو، کھانا کھا لو۔ چوہدری صاحب نے مسکرا کر عرض کیا کہ حضور! کھانے کا کوئی وقت ہے؟ مسکرا کر فرمایا چوہدری صاحب! کھانے کا بھی کوئی وقت ہوتا ہے۔ جب بھوک لگی کھا لیا۔ حضور نے خادم کو بھیجا، کھانا تیار کروا کر لایا اور ہم نے مولوی محمد علی صاحب کے کمرے میں بیٹھ کر کھایا۔ اسی سال کا ذکر ہے بارش بڑی ہوئی تھی جس مکان میں آج کل حضرت میاں بشیر احمد صاحب ہیں یہ مہمان خانہ ہوا کرتا تھا (یہ بیت اقصیٰ کے قریب کا مکان ہے) ہم اُس جگہ ٹھہرے ہوئے تھے۔ میاں نجم الدین لنگر خانے کے مہتمم تھے۔ لوگوں نے حضرت صاحب کو آواز دے کر عرض کیا کہ حضور! ایک پٹھان ہے وہ گوشت کے بغیر کھانا نہیں کھاتا۔ حضور نے فرمایا اُس کو گوشت پکا دو۔ میاں نجم الدین صاحب نے عرض کی کہ حضور! بارش کی وجہ سے قصابوں نے گوشت کیا نہیں ہے۔ آج کوئی بکرا وغیرہ قصائیوں نے ذبح نہیں کیا۔ حضور نے فرمایا: اچھا تو مرغ تیار کر کے کھلا دو۔ ایک دن وہ پھر آئے اور حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور! ایک پٹھان ہے جو کہتا ہے کہ میں نے کھچڑی کھانی ہے۔ فرمایا اس کو کھچڑی پکا دو‘‘۔

(رجسٹر روایات رفقاء جلدنمبر10صفحہ273-272غیر مطبوعہ)

سو مہمانوں کی (جو عام طور پر مہمان آتے تھے) اُن کی خواہشات کا بھی احترام فرمایا کرتے تھے۔

حضرت چوہدری عبدالرحیم صاحب بیان فرماتے ہیں کہ’’ایک دفعہ حضرت اقدس نے مجھے پانچ سو روپیہ عطا فرمایا اور فرمایا کہ جلسے کا انتظام آپ کے سپرد کرتا ہوں مگر یاد رہے کہ تمام احباب کے لئے صرف ایک ہی قسم کا کھانا تیار کیا جائے۔ (اگر عام دنوں میں عام مہمان آرہے ہیں تو اُن کے لئے جو اُن کی خواہش ہوتی تھی وہ پکوا دیا جاتا تھا، لیکن جلسے کے لئے فرمایا کہ سب کے لئے ایک ہی قسم کا کھانا تیار ہونا چاہئے۔ پہلے بھی ایک روایت آ گئی ہے، اب یہ دوسری روایت ہے)۔ بعض لوگوں نے عرض کی کہ مولوی حکیم فضل دین صاحب زیادہ تجربہ رکھتے ہیں مگر حضور نے کوئی جواب نہ دیا۔ خیر خواجہ کمال دین صاحب میرے پاس آئے اور کہنے لگے میرے لئے چاول تیار کروا دو۔ میں نے کہا مجھے تو حضرت صاحب کا حکم ہے کہ سب کے لئے ایک ہی قسم کا کھانا تیار کروایا جائے اس لئے اگر آپ چاول کھانا چاہتے ہیں تو اجازت لے دیں۔ کہنے لگے چاولوں کے لئے کیا اجازت مانگوں۔ مَیں نے کہا پھر تو مَیں حضور کی اجازت کے بغیر ایک چاول بھی نہیں دے سکتا۔ اس پر وہ بہت ناراض ہوئے اور جب تک یہاں رہے مجھ پر ناراض ہی رہے۔

(رجسٹر روایات رفقاء جلدنمبر11صفحہ176-175غیر مطبوعہ)

میاں عبدالعزیز صاحب مغل لکھتے ہیں کہ’’ جب مہمان خانہ اُس مکان میں ہوتا تھا جہاں آج کل حضرت میاں بشیر احمد صاحب رہتے ہیں تو خواجہ کمال الدین صاحب نے لنگر سے ایک بکرے کا گوشت لیا اور تین سیر گھی، کچھ شلجم اور ایک دیگ میں چڑھا کر رات کے وقت پکانا شروع کیا۔ حضرت مسیح موعود اتفاق سے ساڑھے گیارہ بجے مہمانوں کو دیکھنے تشریف لائے۔ دیگ کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ کسی نے عرض کیا کہ حضور! یہ شب دیگ ہے۔ فرمایا شب دیگ کیا ہوتی ہے؟ اُس نے کہا کہ حضور! کچھ گھی ہے، کچھ گوشت، اور کچھ شلجم یہ تمام رات پکیں گے۔ فرمایا مجھے تو کچھ ناپسند ہی ہے کہ لنگر سے الگ پکانا ہو۔ (کہ لنگر میں ایک کھانا پک رہا ہے کسی کے لئے اُس سے الگ ایک پکایا جائے) خیر اُس کے بعد حضور تو چلے گئے لیکن جب یہ سب لوگ سو گئے اور دیگ کے نیچے سے آگ ٹھنڈی ہو گئی تو کہتے ہیں کہ دس بارہ کتے آ گئے اور انہوں نے دیگ کو اوندھا کیا اور گوشت کھانا شروع کر دیا۔ جب وہ آپس میں لڑنے لگے تو اُن کی نیند کھل گئی۔ انہوں نے کتوں کو ہٹایا اور دیکھا کہ دیگ میں بہت کم سالن رہ گیا ہے۔ اور حضرت صاحب سے عرض کیا کہ ہم یہ سالن چوہڑوں کو دے دیتے ہیں۔ فرمایا کہ پہلے ان کو کہہ دینا کہ یہ کتوں کا جوٹھا ہے پھر اُن کا

دل چاہے تو لے جائیں، چاہے نہ لے جائیں۔ جب چوہڑوں سے جا کر پوچھا تو انہوں نے کہا کہ توبہ توبہ۔ ہم کتوں کا جُوٹھا کیوں کھانے والے؟ غرض دیگ کو پھینک دیا گیا۔ خواجہ کمال دین صاحب جنہوں نے بڑے شوق سے اپنے کھانے کے لئے لنگر سے ہٹ کے یہ دیگ پکوائی تھی، اُن کے منہ سے کہتے ہیں کہ بے اختیار نکلا کہ ''مرزا جی دی نظر لگ گئی اے''۔

(رجسٹر روایات رفقاء جلد نمبر9 صفحہ 47-46 غیر مطبوعہ)

کھانے کو نہیں ملا بیچاروں کو۔

حضرت ملک غلام حسین صاحب بیان فرماتے ہیں کہ ''مولوی عبدالرحمٰن صاحب شہید افغانستان سے آئے تو حضور سے ملاقات کرنی چاہی۔ کسی شخص نے اُن کو کہا کہ میاں غلام حسین صاحب ملاقات کرایا کرتے ہیں اُس سے کہو۔ وہ مجھے ملے اور فرمایا کہ حضرت صاحب سے ملاقات کرنی ہے۔ مَیں نے کھانا کھلایا۔ پھر فرمایا کہ حضرت صاحب سے ملنا ہے آپ اطلاع کریں۔ (مولوی عبدالرحمٰن صاحب نے کھانے کے بعد کہا کہ میں نے حضرت صاحب سے ملنا ہے، آپ اطلاع کریں۔) کہتے ہیں قریباً ایک بجے کا وقت تھا، میں اندر گیا اور دروازہ کھٹکھٹایا، کسی لڑکے نے باری (یعنی کھڑکی) کھولی۔ مَیں نے عرض کی کہ حضرت جی! فرمایا جی۔ مَیں نے عرض کیا کہ ایک آدمی کابل سے آئے ہیں، مولوی عبدالرحمٰن ان کا نام ہے ملنا چاہتے ہیں۔ فرمایا ابھی (نداء) ہوگی (بیت) میں مل لیں گے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور! وہ الگ ملنا چاہتے ہیں۔ حضور اندر تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر کے بعد واپس آ کر فرمایا کہ جاؤ ان کو بلا لاؤ۔ میں ان کو اندر لے گیا۔ وہ ڈرتے ڈرتے اندر گئے۔ ان کے پاس ایک بہت بڑا سردہ کچھ بادام کچھ چلغوزے اور کچھ اور میوہ جات تھے۔ یہ چیزیں انہوں نے حضرت کے حضور پیش کیں۔ حضور تخت پوش پر تشریف فرما تھے۔ فرمایا مولوی صاحب! اتنی تکلیف آپ نے کیوں کی ہے؟ آپ کو تو بہت فاصلہ یہ چیزیں اٹھانی پڑی ہوں گی۔ عرض کیا کہ حضور ہرگز کوئی تکلیف نہیں ہوئی بلکہ بڑی خوشی سے میں آیا ہوں۔ ریل گاڑی پر بھی کم سوار ہوا ہوں۔ بہت سا حصہ پیدل چل کر آیا ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ مولوی صاحب! چائے پئیں گے یا شربت۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضور اس وقت میں کھانا کھا چکا ہوں آپ تکلیف نہ کریں۔ فرمایا نہیں تکلیف بالکل نہیں ہے۔ مجھے فرمایا کہ میاں غلام حسین! ان کو شربت پلاؤ۔ میں اندر گیا اور حضرت (اماں جان) نے فرمایا۔ پانی ٹھنڈا نہیں ہے بڑی (بیت) سے لے آؤ۔ میں بڑی (بیت) سے پانی لایا (یعنی (بیت) اقصیٰ سے) حضرت (اماں جان) نے مجھے شربت بنا دیا۔ میں نے پیش کیا۔ انہوں نے ایک گلاس پیا۔ حضور نے فرمایا اور پیو۔ چنانچہ ایک گلاس انہوں نے پیا، کچھ باقی بچ گیا۔ میں نے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کی، حضور آپ بھی پی لیں۔ فرمایا نہیں، لے جاؤ۔ کہا بس لے جاؤ، میں نہیں پیوں گا۔ حضرت صاحب نے مجھے فرمایا کہ یہ بہت دور سے آئے ہیں، ان کے لئے کھانا الگ تیار کیا کرو اور اچھا کھانا ان کو کھلایا کرو۔ وہ کوئی دو ماہ یہاں رہے اور مجھ پر بہت خوش رہے۔ حضرت صاحب نے مجھے خاص ہدایت کی تھی کہ ان کے لئے ایک وقت میں پلاؤ پکایا کرو''۔

(رجسٹر روایات رفقاء جلد نمبر10 صفحہ 326-325 غیر مطبوعہ)

حضرت بابو عبدالعزیز صاحب اوورسیئر گوجرانوالہ کے تھے یہ لکھتے ہیں کہ ''مجھے حضرت مسیح موعود کے زمانے میں صرف ایک دفعہ دو دن قادیان آنے کا اتفاق ہوا۔ اور میں طالب علم تھا اور ایک طالب علم میرے ہمراہ تھا۔ میری سابقہ بیعت تحریری تھی اور میں دستی بیعت کے لئے حاضر ہوا تھا۔ بیعت کرنے کے بعد شام کو ہم دونوں واپس آنے لگے تو حضور نے خود زبان مبارک سے فرمایا تھا کہ آج رات کو مزید رہو۔ اور رات حضور خود اپنے دست مبارک سے ہمارے لئے بستر لائے اور ہم کو اپنے ساتھ بٹھا کر وہیں کھانا کھلایا۔ اور دوسرے روز صبح دو پراٹھے رومال میں باندھ کر ہم کو دیئے اور تھوڑی دور گلی میں ہمارے ساتھ ہمراہ آ کر واپس تشریف لے گئے۔ یہ ان دنوں کا واقعہ ہے جبکہ حضور جہلم میں کرم دین کے مقدمے کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ ہاں رات کو ہم دونوں کو گول کمرے کے پاس ملحقہ کسی کمرے میں حضور نے ٹھہرایا تھا۔ وہ پراٹھے میں گھر لے آیا تھا اور سب کو بانٹ دیئے تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تھوڑے عرصے کے بعد میری والدہ اور میرے بھائی دونوں احمدی ہوگئے۔

(رجسٹر روایات رفقاء جلد نمبر12 صفحہ134 غیر مطبوعہ)

(انہوں نے تبرک کو اس کی وجہ سمجھی)۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ ''حضرت اپنے بیٹھنے کی جگہ کھلے کواڑ نہ بیٹھتے تھے بلکہ کُنڈا لگا کر بیٹھتے تھے۔ (دروازہ بند کر کے حضرت مسیح موعود بیٹھا کرتے تھے)۔ حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب تھوڑی دیر کے بعد آ کر کہتے، 'ابا کُنڈا کھول'، اور حضور اٹھ کر کھول دیتے تھے۔ ایک دفعہ حاضر خدمت ہوا۔ حضور بوریے پر بیٹھے تھے، مجھے دیکھ کر آپ نے پلنگ اٹھایا، اندر اٹھا کر لے گئے۔ میں نے کہا حضور میں اٹھا لیتا ہوں۔ آپ فرمانے لگے، بھاری زیادہ ہے، آپ سے نہیں اٹھے گا۔ اور فرمایا آپ پلنگ پر بیٹھ جائیں، مجھے یہاں نیچے آرام معلوم ہوتا ہے۔ پہلے میں نے انکار کیا لیکن آپ نے فرمایا نہیں آپ بلا تکلف بیٹھ جائیں پھر میں بیٹھ گیا۔ مجھے پیاس لگی تھی، میں نے گھڑوں کی طرف نظر اُٹھائی۔ وہاں کوئی پانی پینے کا برتن نہ تھا۔ آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا کہ آپ کو پیاس لگ رہی ہے، میں لاتا ہوں۔ نیچے زنانہ سے جا کر آپ گلاس لے آئے اور پھر نیچے گئے اور وہاں سے دو بوتلیں شربت کی لے آئے جو منی پور سے کسی نے بھیجیں تھیں۔ بہت لذیز شربت تھا۔ فرمایا کہ ان بوتلوں کو رکھے ہوئے بہت دن ہوگئے کیونکہ ہم نے نیت کی تھی کہ پہلے کسی دوست کو پلا کر پھر خود پئیں گے۔ آج مجھے یاد آ گیا۔ چنانچہ آپ نے گلاس میں شربت بنا کر مجھے دیا۔ میں نے کہا پہلے حضور اس میں سے تھوڑا سا پی لیں پھر میں پیوں گا۔ آپ نے ایک گھونٹ پی کر مجھے دے دیا۔ اور میں نے پی لیا۔ میں نے شربت کی تعریف کی۔ آپ نے فرمایا کہ ایک بوتل آپ لے جائیں اور ایک باہر دوستوں کو پلا دیں۔ آپ نے ان دو بوتلوں سے وہی ایک گھونٹ پیا ہوگا۔ میں آپ کے حکم کے مطابق بوتلیں لے کر چلا آیا''۔

(رجسٹر روایات رفقاء جلد نمبر13 صفحہ 345-344 غیر مطبوعہ)

حضرت میاں خیر دین صاحب سیکھوانی کہتے ہیں کہ ''ایک دفعہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو (بیت) میں محکم الدین صاحب وکیل بیٹھے ہوئے تھے۔ وکیل صاحب نے مجھے کہا کہ کیا آپ پس خوردہ یعنی تبرک کھانا چاہتے ہیں؟ میں نے کہا، ہاں۔ تو اُسی وکیل صاحب نے حضور کی خدمت میں پیغام بھیجا۔ حضور نے ایک تھالی چاول اور اُس پر شوربہ بکری کا ڈالا ہوا تھا۔ اور ایک طرف سے چند لقمے کھائے ہوئے تھے ایک خادمہ کے ہاتھ بھیجا جو ہم نے مل کر کھایا۔

(رجسٹر روایات رفقاء جلد نمبر14 صفحہ33 غیر مطبوعہ)

ماسٹر نذیر خان صاحب ساکن ناڈون لکھتے ہیں کہ'' ماموں صاحب شہامت خان صاحب نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ قادیان جاتے ہوئے مَیں کمال الدین (یہ دوست بھی احمدی تھے) کو اپنے ساتھ قادیان لے گیا۔ ہمارے لئے حضرت صاحب نے مرزا خدا بخش کو مقرر کیا کہ ہمارے کھانے وغیرہ کا انتظام رکھیں۔ آپ نے حکم دیا کہ یہ پہاڑ سے آئے ہیں یہ چاول کھانے کے عادی ہیں، ان کے لئے چاول ضرور تیار کئے جائیں''۔

(رجسٹر روایات رفقاء جلد نمبر14 صفحہ296 غیر مطبوعہ)

(جلسے کے دنوں میں بھی، پاکستان میں بھی ربوہ میں جلسے ہوتے تھے، تو سرحد سے آئے ہوئے لوگوں کے لئے گو باقی سالن تو ایک ہی پکتا تھا۔ لیکن اُن کے لئے خاص اس لئے خمیری روٹی بنائی جاتی تھی کہ وہ فطیری روٹی نہیں کھاتے تھے، یا بعض کے لئے پرہیزی کھانا پکتا تھا، اس لئے اتنی تو احتیاط رکھی جاتی ہے کہ مریضوں کے لئے یا بعض جو خاص کھانے کے عادی ہیں اور دوسرا کھا نہیں سکتے اُن کے لئے بعض چیزیں پک جاتی ہیں لیکن عموماً ایک ہی کھانا پکتا ہے اور اب یہی نظام

ہر جگہ رائج ہے کہ عموماً ایک ہی کھانا دیا جاتا ہے۔ اور سوائے اس کے کہ غیر، مہمان آئے ہوں جو کھا نہ سکتے ہوں اُن کے لئے بھی ہے۔ ایک اعتراض یہ رہتا تھا کہ وی آئی پی مارکی۔ حالانکہ کھانا اُس وی آئی پی میں صرف ایک ہی ہوتا تھا۔ اب اُس کا بھی نام بدل دیا گیا ہے۔ reserve کر دیا گیا ہے۔ تو بہرحال جلسے کے انتظام کے لئے عموماً ایک کھانا رکھا جاتا ہے سوائے اُن لوگوں کے لئے جو بالکل خاص چیزیں کھانے کے عادی ہوں)۔

حضرت شیخ جان محمد صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس لکھتے ہیں کہ ''میری عمر اس وقت ستاسٹھ سال کی ہے۔ میں نے 1903ء میں حضرت مسیح موعود کی پہلے بذریعہ خط بیعت کی پھر 1904ء میں بمقام گورداسپور دوران مقدمہ مولوی کرم دین بھیں والے میں حاضر ہوا اور سعادۃً دستی بیعت سے مشرف ہوا۔ میں منٹگمری سے آیا اور والد صاحب مرحوم چوہدری غلام احمد خان صاحب مرحوم آف کاٹھگڑھ ضلع ہوشیارپور سے بمقام گورداسپور حاضر ہوئے تھے۔ حضرت خلیفۃ اوّل نے چوہدری صاحب مرحوم کی وجہ سے کہ وہ افیون کھاتے تھے ایک علیحدہ چھولداری ہم کو دے دی جس میں ہم تین ٹھہرے اور دیگر احباب بعض نیچے مکان میں اور بعض چھولداریوں میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ چوہدری غلام احمد خان مذکور نے مجھے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ باورچی خانے میں بٹیرے پکائے گئے ہیں مجھے دو بٹیرے لا دو۔ چنانچہ میں نے باورچی خانے سے دریافت کیا تو اس نے بتلایا کہ لاہور سے مہمان آئے ہوئے ہیں یہ ان کے لئے پکائے گئے ہیں۔ میں ان سے اصرار کر رہا تھا کہ چوہدری غلام احمد خان ایک امیر آدمی اور خوش خور ہیں اور میرے والد صاحب کے دوست ہیں تو ضرور دو بٹیرے دے دو (کہ ان کے لئے میں جو لے جا رہا ہوں وہ امیر آدمی بھی ہیں اور اچھا کھانے والے ہیں)۔ اسی اثناء میں حافظ حامد علی صاحب مرحوم بالائی حصہ مکان میں آ گئے اور یہ ماجرا انہوں نے سنا۔ باورچی نے بتلایا کہ خواجہ کمال الدین صاحب وغیرہ آئے ہوئے ہیں، ان کے لئے بٹیرے پکائے گئے ہیں تو میں مایوس ہو کر چھولداری میں آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد حافظ حامد علی صاحب مرحوم ایک طشتری میں دو بٹیرے بُھنے ہوئے لے کر آ گئے اور فرمایا کہ میں نے حضرت مسیح موعود سے ذکر کیا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ جلد انہیں بٹیرے پہنچاؤ اور فرمایا کہ کل سب کے لئے بٹیرے پکائے جائیں۔ چنانچہ دوسرے دن ایک بڑے دیگچہ میں بٹیرے پکائے گئے اور سب کو کھلائے گئے۔

(رجسٹر روایات رفقاء جلد نمبر15 صفحہ17 غیر مطبوعہ)

ڈاکٹر سلطان علی صاحب کی روایت ہے جو چوہدری محمد شریف صاحب بی۔اے نیروبی نے تحریر کی ہے کہ ''1901ء میں مَیں قادیان گیا اور بوقتِ نماز مغرب قادیان (بیت) مبارک میں پہنچا جو اُس وقت بہت چھوٹی سی تھی۔ مغرب کے بعد میرے ایک دوست نے جو ہموطن بھی تھے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ افریقہ سے آئے ہیں اور چند سال ہوئے کہ انہوں نے حضور کی بیعت کی تھی۔ حضور نے مجھ سے افریقہ کے احمدی دوستوں کے حالات دریافت فرمائے۔ پھر ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی اور میرے ساتھی کو تاکید کی کہ کھانے اور بستر وغیرہ کا خیال رکھیں۔ جب ہم رات کو مہمان خانے میں سوئے تو ایک صاحب دودھ لائے اور فرمایا یہ حضرت صاحب نے آپ کے لئے بھیجا ہے''۔

(رجسٹر روایات رفقاء جلد نمبر2 صفحہ68 غیر مطبوعہ)

منشی امام دین صاحب لکھتے ہیں کہ ''ایک مرتبہ میری اہلیہ قادیان آئیں۔ مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم ساکن تلونڈی جھنگلاں کی اہلیہ بھی ساتھ تھیں۔ واپسی پر میری اہلیہ نے مجھ سے بیان کیا کہ جب ہم حضرت مسیح موعود کے مکان پر پہنچیں اور اندر داخل ہونے لگیں تو حضرت صاحب تمام خاندان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تناول فرما رہے تھے۔ ہم جلدی سے واپس ہو گئیں۔ حضرت صاحب نے دریافت فرمایا کہ کون ہے؟ عرض کیا گیا کہ مولوی رحیم بخش صاحب ساکن تلونڈی کی اہلیہ ہیں اور دوسری منشی امام الدین صاحب پٹواری کی اہلیہ ہیں۔ حضور نے اندر بلا لیا۔ ان دنوں میری اہلیہ کی گود میں عزیزم نثار احمد تھا۔ حضور نے اپنے کھانے سے ایک برتن میں کچھ کھانا ڈال کر دیا۔ میری اہلیہ کو کہا کہ لو یہ کھانا بچے کو کھلاؤ۔ ایسا کئی مرتبہ ہوا۔ جب کبھی بھی اہلیہ کھانے کے وقت پہنچیں حضور نے بچے کے لئے کھانا دیا اور یہ حضور کی ذرہ نوازی تھی کہ اپنے مریدین سے ایسی شفقت فرماتے تھے۔

(رجسٹر روایات رفقاء جلد نمبر11 صفحہ326-325 غیر مطبوعہ)

حضرت ضمیر علی صاحب ولد محمد علی صاحب لکھتے ہیں کہ ''کمترین بچپن کی حالت میں حضرت مسیح موعود کے گھر میں اکثر جایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ ہمارے محلے کی بہت سی عورتیں گئیں تو مَیں بھی اُن کے ہمراہ گیا۔ اُن ایام میں میرے دائیں ہاتھ پر ضرب آئی ہوئی تھی کوئی چوٹ لگی ہوئی تھی۔ جب مَیں حضور کے ہاں گیا تو حضور اس وقت (بیت) مبارک کے قریب والے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ مَیں بھی اُس کمرے میں چلا گیا۔ حضور نے بڑے پیار سے مجھے اپنے پاس بٹھا لیا۔ اس کے بعد حضرت (اماں جان) گاجروں کا حلوہ لائیں، پہلے حضور نے میرے منہ میں دو تین لقمے اپنے ہاتھ مبارک سے ڈالے اور بعد میں فرمایا، کہ بائیں ہاتھ سے کھالو، کیونکہ تمہارے دائیں ہاتھ میں چوٹ لگی ہوئی ہے۔ اور پھر کہتے ہیں کہ مَیں نے پیٹ بھر کر کھایا''۔

(رجسٹر روایات رفقاء جلد نمبر5 صفحہ132 غیر مطبوعہ)

ایک روایت حضرت شیخ زین العابدین صاحب کی ہے جو شیخ حافظ حامد علی صاحب اور شیخ فتح محمد صاحب کے بھائی تھے۔ کہتے ہیں کہ ''حضور کے زمانے میں مہمانوں کے لئے کھانے کا خاص اہتمام ہوا کرتا تھا۔ حضور کو مہمانوں کی مدارات کا خاص خیال رہتا تھا۔ میرے بھائی حافظ حامد علی صاحب نے بیان کیا کہ ایک دفعہ غالباً جلسہ سالانہ کا موقع تھا اور چار دیگیں چاولوں کی پک رہی تھیں، دو زردے کی اور دو پلاؤ کی۔ ایک دن حضور علی الصبح لنگر خانے میں گئے اور باورچی کو کہا کہ ڈھکنا اُٹھاؤ، ہم چاول دیکھنا چاہتے ہیں۔ اُس نے ڈھکنا اُٹھایا حضور کو خوشبو اچھی نہ آئی۔ اس پر حضور نے دوسری دیگیں بھی دیکھیں اور فرمایا کہ زردے کی دونوں دیگوں کو ڈھاب میں پھینک دو، یہ اچھی نہیں ہے۔ (یقیناً اللہ کی طرف سے ہی کچھ دل میں ڈالا گیا ہوگا کہ دیگیں چیک کرنی چاہئیں)۔ فرمایا کہ جب ہمیں اُن کی خوشبو پسند نہیں آئی تو ہمارے مہمانوں کو کیسے آئے گی؟) چنانچہ حضور کے حکم کی تعمیل کی گئی''۔

(رجسٹر روایات رفقاء جلد نمبر11 صفحہ71 غیر مطبوعہ)

حضرت میاں اللہ دتہ صاحب ولد میاں مکھن خان صاحب مال پور ضلع ہوشیارپور لکھتے ہیں کہ ''مَیں جب 1906ء کو سالانہ جلسے پر قادیان آیا تو حضور کی دو تقریریں سنیں۔ پہلی تقریر صبح کے وقت حضور کے مکان پر ہوئی جو اب حضرت بشیر احمد صاحب کا مکان ہے اور اس کو بیٹھک کہا کرتے تھے۔ جہاں اب باہر کی طرف سیڑھی بنی ہوئی ہے وہاں کھڑکیاں بھی تھیں اور ایک دروازہ تھا، دروازے کا نشان ابھی تک موجود ہے۔ حضور نے مہمانوں کے آگ تاپنے کے لئے ایک انگیٹھی بھجوائی۔'' (سردی کے دن تھے، انگیٹھی بھجوائی، کوئلے بھجوائے) ''جس کے بعد جلد ہی حضور بھی تقریر کے لئے اوپر سے تشریف لے آئے''۔

(رجسٹر روایات رفقاء جلد نمبر4 صفحہ51 غیر مطبوعہ)

مہمانوں کا اس لحاظ سے بھی خیال رکھا کہ اُن کو سردی نہ لگے۔

میاں عبدالعزیز صاحب مغل لکھتے ہیں کہ ''ایک دفعہ ہم آٹھ بجے شام کو بٹالہ اُترے۔ ہم بیس بائیس آدمی تھے۔ چاند کی روشنی تھی اور گرمیوں کے دن تھے۔ مفتی محمد صادق صاحب بھی تھے، بابو غلام محمد صاحب بھی تھے۔ ہم رات کے ساڑھے گیارہ بجے قادیان پہنچے۔ حضور باہر تشریف لائے۔ حافظ حامد علی صاحب کو آواز دی وہ بھی آ گئے۔ حضور نے دریافت کیا کہ لنگر میں جا کر دیکھو

کوئی روٹی ہے؟ عرض کیا حضور اڑھائی روٹیاں اور کچھ سالن ہے۔ فرمایا وہی لے آؤ۔ (بیت) مبارک کی اوپر کی چھت پر سفید چادر بچھا کر حضور ایک طرف بیٹھ گئے۔ ہم تمام آس پاس بیٹھ گئے۔ حضور نے ان روٹیوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہمارے آگے پھیلا دیئے۔ مجھے خوب اچھی طرح یاد ہے کہ ہم تمام نے سیر ہو کر کھایا اور پھر بھی کچھ ٹکڑے بچے ہوئے تھے تو اُسی چادر میں وہ لپیٹ کر لے گئے"۔

(رجسٹر روایات رفقاء جلدنمبر9 صفحہ15 غیر مطبوعہ)

اس کی دوسری روایت سے بھی تصدیق ہوتی ہے۔

میاں محمد یٰسین صاحب احمدی ٹیچر گورنمنٹ سکول دالبندین لکھتے ہیں کہ" حضرت امیرالدین صاحب ساکن گجرات نے بیان کیا کہ شروع شروع میں بہت کم آدمی ہوتے تھے۔ ایک دفعہ ہم پانچ سات آدمی حضرت مسیح موعود کے مہمان ٹھہرے تو حضور نے چاولوں کا دیگچہ لا کر اور خود نکال کر برتن میں ڈالے اور ہمارے آگے رکھ کر ہم کو کھلائے۔

(رجسٹر روایات رفقاء جلدنمبر12 صفحہ101 غیر مطبوعہ)

پھر جس طرح یہ تعداد بڑھتی گئی، لنگر خانے کے سپرد اور باقی انتظامیہ کے سپرد حضرت مسیح موعود نے انتظام کیا اور ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ ان کا خیال رکھیں۔

ملک غلام حسین صاحب مہاجر ولد میاں کریم بخش صاحب لکھتے ہیں کہ" حضور ہمیشہ تاکید فرمایا کرتے تھے کہ دیکھو میاں غلام حسین! مہمانوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔

(رجسٹر روایات رفقاء جلدنمبر10 صفحہ336 غیر مطبوعہ)

پس حضرت مسیح موعود کا یہ فقرہ آج بھی ہمارے لئے اتنا ہی اہم ہے جتنا حضرت میاں غلام حسین کے لئے تھا اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا بھی کرنی چاہئے اور تمام کارکنان کو کوشش بھی کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں احسن رنگ میں اپنے فرائض مہمان نوازی ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ صرف کھانا کھلانا ہی نہیں بلکہ جیسا کہ میں نے کہا تمام انتظامات مہمانوں کی سہولت کے لئے ہوتے ہیں، اس لئے ہر جگہ پر تمام کارکنان اپنے فرائض احسن رنگ میں ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے۔

ابھی نماز جمعہ کے بعد میں چند جنازے پڑھاؤں گا۔ ایک تو جنازہ حاضر ہے مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ابن مکرم خان فرزند علی خان صاحب کا جو یہاں لمبے عرصے سے رہ رہے تھے۔ اور ان کے والد خان فرزند علی خان صاحب بھی جماعت میں بڑی پہچان والے ہیں۔ جو 1928-29ء میں انگلستان میں امام بھی رہے ہیں۔ انہوں نے ریٹائر ہو کر زندگی وقف کی تھی۔ پھر یہ ناظر مال بھی رہے۔ کچھ عرصہ ناظرِ اعلیٰ بھی رہے اور 'خان' کا خطاب آپ کو انگریز حکومت کی طرف سے ملا تھا۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب اُن کے بیٹے تھے۔ 10/جولائی کو 90 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے، (۔)۔ آپ کو کچھ عرصہ حضرت مصلح موعود کے اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری کی حیثیت سے بھی خدمت کی توفیق ملی۔ پھر پاکستان میں آپ کو نائب ناظر تعلیم کے طور پر کام کرنے کی توفیق ملی۔ 1961ء میں یہ یوکے آ گئے تھے۔ یہاں بحیثیت صدر قضاء بورڈ، نیشنل سیکرٹری امور عامہ، سیکرٹری رشتہ ناطہ کے علاوہ کئی شعبوں میں خدمت کی توفیق پائی ہے۔ نہایت ہمدرد اور سلسلہ کے فدائی اور خلافت سے وفا کا تعلق رکھنے والے خادمِ سلسلہ تھے۔ باوجود پیرانہ سالی کے اور بیماریوں کے بڑی باقاعدگی سے مجھے خط بھی لکھا کرتے تھے اور ایک دو دفعہ ملنے بھی آئے ہیں۔ بڑا اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ عہدیداران کی بھی بہت عزت کیا کرتے تھے۔ مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ اپنی اولاد کو بھی اس کی تلقین کرتے رہتے تھے۔ (دعوت الی اللہ) کا بھی شوق تھا۔ اپنے حلقہ احباب میں کسی نہ کسی رنگ میں پیغام پہنچاتے رہتے تھے۔ ان کے پسماندگان میں چار بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بھی اپنے بزرگ والدین، ان کے دادا کی طرح جماعت سے اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔

دوسرا جنازہ جو غائب جنازہ ہے وہ ملک مبرور احمد صاحب شہید نوابشاہ کا ہے جن کو 11 جولائی 2011ء کو رات تقریباً سوا آٹھ بجے ان کے چیمبر میں شہید کر دیا گیا۔ یہ وکیل تھے۔ انہوں نے اپنی گاڑی باہر چیمبر میں کھڑی کی اور چیمبر سے باہر نہیں آئے تھے کہ قریبی جھاڑی میں سے چھپے ہوئے ایک نامعلوم شخص نے باہر نکل کر کنپٹی پر پستول رکھ کر فائر کر دیا اور جو حملہ آور تھا وہ فائر کرنے کے بعد سٹیشن کی طرف بھاگ گیا۔ ان کے بھائی ملک وسیم احمد صاحب بھی ان کی گاڑی کے قریب ہی تھے، وہ حملہ آور کے پیچھے دوڑے تو انہوں نے ان پر بھی فائر کئے لیکن الحمدللہ یہ بھائی تو بچ گئے۔ لیکن بہرحال ملک مبرور احمد صاحب کی شہادت ہوئی ہے (۔)۔ پہلے بھی ایک دفعہ ان پر قاتلانہ حملہ ہوا تھا۔ ان کی عمر پچاس سال تھی۔ گو جماعتی مخالفت کے علاوہ بھی ان کی کاروباری دشمنی تھی یا یکطرفہ دشمنی کہنا چاہئے کیونکہ بعض ایسے مقدمات تھے جن میں انہوں نے وہاں کے بعض بڑے لوگوں نے جو قتل کئے ہوئے تھے ان کے مقتولوں کے مقدمے لڑے اور ان کے ساتھ دیئے ہوئے تھے اس وجہ سے بھی دشمنی تھی، کچھ اور بھی دشمنیاں تھیں لیکن بہرحال جماعتی دشمنی غالب تھی۔ تو یہ جماعتی خدمات بھی انجام دے رہے تھے۔ اور خدام الاحمدیہ میں بھی ناظم عمومی ضلع کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے۔ سیکرٹری جائداد بھی رہے۔ آجکل جماعت نوابشاہ کے صدر تھے۔ اور پولیس وغیرہ سے تو اِن کے تعلقات گہرے تھے اس لئے ان کے جو دوسرے دشمن تھے ان کی دشمنی بھی اس وجہ سے بڑھ گئی تھی کہ ان تعلقات کی وجہ سے عموماً جو کیس یہ لیتے تھے یا جن مقتولوں کی انہوں نے حمایت کی، اور اُن کے کیس لڑے اُن کی وجہ سے جو قاتل تھے وہ بہرحال ان کے خلاف ہو گئے تھے اور پھر احمدیت کی وجہ سے بھی ان کو دھمکیاں ملتی رہی تھیں۔ ان کا بھی جنازہ غائب ادا کیا جائے گا۔

تیسرا جنازہ غائب ہے مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ دارالرحمت وسطی ربوہ کا جو 25/جون کو فوت ہوئی ہیں۔(۔) آپ حضرت میاں عبداللہ صاحب (رفیق) حضرت مسیح موعود کی بیٹی اور ہمارے (مربی) سلسلہ قازقستان سید حسن طاہر بخاری کی والدہ تھیں۔ نیک، عبادت گزار تھیں، خلافت سے وفا کا تعلق رکھنے والی، نظامِ جماعت کے ساتھ بھرپور تعاون کرنے والی، مخلص خاتون تھیں۔ باوجود غربت کے آپ نے 24 سال کی عمر میں 1/3 حصہ کی وصیت کی تھی۔ کچھ عرصہ شدید مالی تنگی کی وجہ سے وصیت ادا نہ کر سکیں تو دفتر وصیت کی طرف سے انہیں کہا گیا کہ وصیت کا حصہ کم کروا لیں، لیکن آپ نے جواب دیا کہ میں نے خدا تعالیٰ سے وعدہ کیا ہوا ہے وہ انشاءاللہ خود ہی سامان فرمائے گا اور توفیق بخشے گا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اُن کے ساتھ ایسا ہی سلوک فرمایا اور ایک موقعہ پر انہوں نے اپنا سارا بقایا یکمشت ادا کر دیا۔ آپ کو دو تین شدید حادثات بھی پیش آئے۔ ایک مرتبہ ٹرین کی پٹڑی کے ساتھ ساتھ پیدل چلتے ہوئے ٹرین نے ٹکر ماردی جس سے آپ شدید زخمی ہوئیں۔ اس کے علاوہ بھی بعض حادثات ہوئے لیکن شدید حادثات اور لمبے عرصے پر محیط مشکل حالات کو بڑی ہمت اور صبر سے انہوں نے تنہا برداشت کیا۔ حسن طاہر بخاری، جو آپ کے بیٹے ہیں، آپ کی وفات کے وقت ملک سے باہر تھے۔ ہمیشہ ان کی ہمت بندھایا کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ ابھی نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے بعد میں باہر جا کر (کیونکہ ایک حاضر جنازہ ہے اس لئے وہاں جا کر) جنازہ پڑھوں گا اور احباب یہیں (بیت) میں رہیں اور میرے پیچھے نماز جنازہ ادا کریں۔

مکرم منصور احمد صاحب امیر ضلع حیدرآباد

میرے دادا

حضرت چوہدری سردار خان صاحب کاہلوں

میرے دادا جان حضرت چوہدری سردار خان صاحب آف چک چھور ضلع شیخوپورہ ان خوش نصیب احباب میں شامل تھے جن کو حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کی ابتدا میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ خاندانی روایات سے پتہ چلتا ہے کہ میرے دادا جان اور ان کے بھائی چوہدری نواب خان صاحب گاؤں کے ایک بزرگ جو حافظ قرآن بھی تھے کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے استفسار کیا کہ امام مہدی کی ساری نشانیاں پوری ہوگئی ہیں ابھی کسی نے دعویٰ نہیں کیا؟ محترم حافظ صاحب نے فرمایا کہ حضرت مرزا صاحب نے قادیان میں دعویٰ کیا ہے اور میں نے بیعت کا خط لکھ دیا ہے ان دونوں بھائیوں نے کہا کہ ہماری بیعت کا بھی خط لکھ دیں۔

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشان کافی ہے گردل میں ہو خوفِ کردگار

اس کے بعد دستی بیعت سے کب مشرف ہوئے۔ یہ تو پتہ نہیں چل سکا لیکن قرائن سے یہ تصدیق ضرور ہوتی ہے کہ آپ نے جس صداقت کو قبول کیا اس پر نہ صرف خود محبت، وفا اور اخلاص کے ساتھ قائم رہے بلکہ اس پیغام کو دوسروں تک پہنچانے کے لئے بھی سرگرم عمل رہے۔

آپ کی وفات 10 مئی 1935ء کو ہوئی۔ الفضل میں آپ کی وفات سے متعلق اعلان مکرم چوہدری نبی احمد صاحب کاہلوں جو بعد میں ماڈرن موٹرز لمیٹڈ کراچی کے مالک ہوئے، کی طرف سے ان الفاظ میں شائع ہوا۔

''یہ خبر نہایت ہی رنج وملال سے سنی جائے گی کہ چودھری سردار خان صاحب سکنہ چک چھور 117 ضلع شیخوپورہ 10 مئی کو رحلت کر گئے۔

مرحوم حضرت مسیح موعود کے پرانے (رفیق) تھے نہایت مخلص اور جوشیلے احمدی تھے احباب دعائے مغفرت کریں۔''

(روزنامہ الفضل قادیان 25 مئی 1935ء)

میرے دادا جان حضرت چوہدری سردار خان صاحب ان سعید فطرت اور خوش نصیب احباب میں شامل تھے جن کو ماموز زمانہ کا انتظار تھا۔

اللہ تعالیٰ نے دادا جان کے قلب و ذہن کو جلا بخشی تھی آپ بہت دعا گو وجود تھے گاؤں کے احباب بطور خاص آپ کو دعا کے لئے کہتے تھے اور گاؤں کے نوجوان تو آپ کو آتا دیکھتے تو وہی راستہ اختیار کرتے تا آپ کو دعا کے لئے کہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹی اور دو بیٹے عطا کئے جو کامیاب زندگیاں گزار کر اس دار فانی سے رخصت ہو چکے ہیں لیکن حضرت دادا جان نے حضرت مسیح موعود سے جو عہد وفا باندھا، ان کی نسلیں آج بھی اس فیض جاریہ کے فیوض سے فیضیاب ہیں۔ حضرت دادا جان نے باوجود مشکل حالات کے میرے والد صاحب کو میٹرک تک تعلیم دلائی اور اپنے ایک خواب کی بنیاد پر میرے والد صاحب کو بتایا کہ میں نے دیکھا ہے کہ آپ نے ایک بہت خوبصورت پگڑی میرے سر پہ رکھی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے میرے والد چوہدری شریف احمد صاحب کو اوائل عمر سے ہی عبادات میں غیر معمولی ذوق عطا فرمایا جس سال میرے والد صاحب نے میٹرک کیا اس کے جلد بعد میرے دادا جان مالک حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے میری دادی جان تو پہلے ہی وفات پا چکی تھیں حزن و ملال کے ان حالات میں والد صاحب کو جدوجہد سے بھرپور زندگی گزارنے کی توفیق عطا ہوئی اور جب سے ہم نے ہوش سنبھالا یہی دیکھا کہ والد صاحب رات کا پچھلا پہر خدا تعالیٰ کے حضور قیام و سجود میں گزار دیتے۔

احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ ہم اور ہماری آئندہ نسلیں ہمیشہ خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے والی ہوں ہم سب وفا اور اخلاص کے ساتھ خلافت کے عروۃ الوثقیٰ کو تھامے رکھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کے ساتھ ہو۔

مکرم چوہدری ھبۃ الحیٔ صاحب

میرے دادا

محترم چوہدری محمد سلیم کا ذکر خیر

محترم چوہدری محمد سلیم صاحب عرف بابا ہریوالی سرکار 22 جون 1909ء کو سیالکوٹ کے ایک قصبہ ٹھروہ ہریاں میں پیدا ہوئے۔ آپ نے یکم جنوری 1931ء کو اپنی ایک رؤیا کی بناء پر حضرت مصلح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی۔ آپ کے والد محترم کا نام چوہدری بخش اور آپ کے دادا کا نام دولو سنگھ تھا۔ آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم ظفروال سے حاصل کی جبکہ مڈل اور میٹرک چونڈہ ہائی سکول سے کیا۔ چوہدری شاہنواز صاحب آف شیزان آپ کے کلاس فیلو تھے جن کا گاؤں چھور تھا جو ہمارے گاؤں ٹھروہ ہریاں سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ چوہدری شاہنواز کے چھوٹے بھائی چوہدری اسلم کاہلوں سیالکوٹ کے امیر ضلع بھی رہے اور اکثر ہمارے گاؤں آیا کرتے تھے اور ہمارے دادا ابو کے نہایت قریبی دوست تھے اور اکثر ہمارے گاؤں سے ہی ناشتہ کیا کرتے تھے۔

مکرم چوہدری محمد سلیم صاحب بچپن سے ہی بڑے عبادت گزار تھے اور اکثر اپنا وقت ذکر الٰہی میں گزارتے تھے۔ آپ صاحب کشف و رؤیا اور مستجاب الدعوات تھے اور شب زندہ دار وجود تھے۔ فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد بلا ناغہ صبح کی سیر کرتے اور اشراق کی نماز ادا کرتے اور پھر ناشتہ کرتے۔

خدا کے فضل سے آپ موصی تھے آپ نے 10 جنوری 1933ء کو وصیت کی۔ چوہدری شاہنواز آف شیزان کے ساتھ آپ نے کاروبار میں حصہ ڈالا۔ مگر جلد ہی آپ نے یہ حصہ نکال لیا۔ آپ کو سیر وسیاحت کا بہت زیادہ شوق تھا اور آپ اپنا سفر اکثر گھوڑی پر کیا کرتے تھے۔ آپ نے اپنی جوانی میں کلکتہ، دہلی، ممبئی آگرہ اور شملہ جیسے بڑے بڑے شہروں کی سیر کی ہوئی تھی۔ آپ کو صفائی کا بہت زیادہ شوق تھا اور صفائی پسند انسان تھے۔ اکثر سفید لباس پہنا کرتے اور سر پر پگڑی پہنا کرتے تھے اور سفید شلوار قمیص کو ترجیح دیتے تھے۔ آپ کے اندر ہمدردی خلق کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ کی دو شادیاں ہوئیں پہلی شادی آپ نے پنجگرائیاں علی پور سیداں میں کروائی جو کہ باجوہ خاندان تھا۔ آپ کے سسرال علی پور سیداں کے ایک معروف خاندان سے تعلق رکھنے والے تھے۔ آپ کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں جو کہ سب کے سب خدا کے فضل سے حیات ہیں۔ آپ بڑے بیٹے چوہدری ناصر احمد سدھو صاحب آرڈیننس ڈپو سے اٹھارہویں گریڈ سے ریٹائر ہوئے اور ایک لمبے عرصہ سے صدر حلقہ گلشن پارک کے طور پر خدمات بجالا رہے ہیں۔ آپ کے چھوٹے بیٹے مکرم چوہدری محمود احمد سلیم سدھو صاحب کو شروع شروع میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن آخر کار آپ اپنی تمام مرادوں میں کامیاب ہوئے۔ آپ کا ایک پوتا اس وقت جامعہ احمدیہ ربوہ میں چھٹے سال کا طالب علم ہے اور ایک نواسہ حسیب احمد بابر ثانی پانچویں سال کا طالب علم ہے۔ آپ کی اولاد کو اللہ تعالیٰ نے دونوں جہانوں کی نعماء سے نوازا ہے آپ کی اولاد سیالکوٹ، لاہور، ربوہ اور لندن جیسے شہروں میں اس وقت آباد ہے۔ آپ کے ایک سب سے چھوٹے بیٹے چوھدری نصیر احمد صاحب سدھو بھی ہیں جو کہ ٹھروہ میں سکول ٹیچر ہیں اور ایک لمبا عرصہ سے سیکرٹری مال کے طور پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ نے 10/اکتوبر 1998ء کو قریباً 85 سال کی عمر میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں قطعہ نمبر 26 میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اولاد کو خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا رہے اور آپ کے درجات کو بلند سے بلند کرتا رہے۔ آمین

سنکونا

سنکونا کی چھال بخار میں صدیوں سے استعمال ہوتی تھی اور کوئی جراثیم اس دوائی سے بچتا نہ تھا۔ ہاں سال خوردہ اور پرانی دوائیں اثر نہیں کرتی تھیں کیونکہ اُس زمانے میں دواؤں پر اثر ختم ہونے کی تاریخ درج نہیں ہوتی تھی بلکہ دکانداروں کی ایمانداری اور عقلمندی پر تمام کام چلا کرتے تھے۔ انہی پودوں میں وہ بھی ہے جس سے اسپرین نکالی گئی اور بہت سی بیماریوں میں یہ دوائی آج بھی استعمال ہوتی ہے اور ہر روز اس کے کسی نئے اثر کا انکشاف ہو جاتا ہے اور سائنسدان بہت ناراض ہیں کہ یہ اتنی سستی کیوں ہے کہ اپنے مدمقابل کو جگہ لینے ہی نہیں دیتی اور ہر ڈبل بلائنڈ کنٹرولڈ ٹرائل (Doubleblind controlled trial) میں دوسری دوائیوں سے آگے نکل جاتی ہے۔ انہی پودوں میں فاکس گلو بھی ہے جس سے ڈِجی ٹیلس نکلتی ہے جو ورم کو دور کرنے اور دل کو طاقت دینے کے لئے استعمال ہوتی تھی اور آج بھی اس کا استعمال جاری ہے۔ انہی پودوں میں ڈیڈلی نائٹ شیڈ بھی ہے جس سے بہت سی دوائیں نکلتی ہیں۔ غرض یہ ایک لمبی فہرست ہے جو زمانہ قدیم سے چلی آرہی ہے۔ یونانیوں نے اسے بیان کیا۔ چینی اسے بیان کرتے ہیں اور تمام دنیا میں اپنا کاروبار چمکاتے ہیں۔ بعض اور ملکوں کی بھی اس طرف توجہ ہوئی ہے اور قدرتی علاج کے طور پر ہر قسم کے لایعنی سفوف اور شربت دنیا بھر میں پھیلائے جارہے ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم مبارک احمد نجیب صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے خاکسار کے منجھلے بیٹے مکرم عبدالقیوم طارق صاحب ٹیچر کریسنٹ سکول ربوہ و بہو مکرمہ طلعت قمر صاحبہ کو مورخہ 6/اگست 2011ء کو پہلی بیٹی عطا کی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولودہ کو وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول فرماتے ہوئے امۃ الاعلیٰ نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ ددھیال کی طرف سے مکرم محمد خان شہید فرقان بٹالین آف بھینی شرقپور ضلع شیخوپورہ کی نسل سے، مکرم مرزا مبشر احمد قمر صاحب ننکانہ صاحب کی نواسی اور مکرم حکیم مرزا خورشید احمد صاحب مرحوم آف غوطہ سراج نارووال حال ننکانہ صاحب کی نسل سے ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو خادمہ دین، صالحہ، نیک اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

نکاح

مکرم نصر احمد بھٹی صاحب مربی سلسلہ ایم ٹی اے پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم ظفر احمد بھٹی صاحب ایم سی ایس سویڈن ابن مکرم عبدالرؤف بھٹی صاحب صدر جماعت گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ کے نکاح کا اعلان میری چچازاد بہن مکرمہ صالحہ سطوت صاحبہ بنت مکرم عبدالبصیر بھٹی صاحب امیر حلقہ ویزبادن جرمنی کے ساتھ 7 ہزار یورو حق مہر پر مکرم آغا یحییٰ خان صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 13 جولائی 2011ء کو بیت ناصر سویڈن میں کیا۔ لڑکی اور لڑکا دونوں مکرم عبدالمومن طاہر صاحب مربی سلسلہ عربی ڈیسک لندن کی بھتیجی اور بھتیجا ہیں۔ تمام احباب سے اس رشتہ کیلئے ہر جہت سے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

مکرم مشہود احمد صاحب گوجر خان ضلع راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ زجاجہ مشہود صاحبہ واقفہ نو کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم ندیم احمد صاحب ابن مکرم محمد جمیل صاحب دارالشکر جنوبی ربوہ مورخہ 15 جولائی 2011ء کو گوجر خان بیت الحمد میں مکرم مسعود احمد سلیمان صاحب استاد جامعہ احمدیہ ربوہ نے 60 ہزار روپیہ حق مہر پر کیا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت اور پرمسرت کرے۔

درخواست دعا

مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب ساہی ڈسکہ کلاں بعارضہ بلڈ پریشر اور شوگر بیمار ہیں۔ طبیعت بہت خراب ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم عبدالسلام اسلام صاحب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار پھیپھڑوں میں تکلیف کے باعث بیمار ہے۔ پہلے فضل عمر ہسپتال ربوہ اور پھر الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں داخل رہا ہے۔ اب خاکسار گھر آ گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ خاکسار کو محض اپنے فضل سے مکمل صحت یابی عطا فرمائے اور فعال زندگی سے نوازے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرمہ قدسیہ محمود سردار صاحبہ اہلیہ مکرم سردار محمود الغنی صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور تحریر کرتی ہیں۔

میری پیاری والدہ محترمہ طاہرہ ملک صاحبہ بنت محترم ملک ظہور الدین صاحب آف دھرم کوٹ رفیق حضرت مسیح موعود 27/اگست 2011ء کو 70 سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بیت مبارک میں محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم حمید اللہ خان صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ میری والدہ بہت عبادت گزار، نیک اور دعا گو وجود تھیں۔ آپ نہایت غریب پرور تھیں اور ضرورت مندوں کی مدد کیلئے ہمیشہ کوشاں رہتی تھیں۔ آپ کی خلافت سے گہری وابستگی تھی۔ آپ نے پسماندگان میں دو بیٹے اور تین بیٹیاں مکرم مجید احمد کامران صاحب سابق نیشنل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ فلپائن، حال ربوہ مکرمہ نعمانہ امجد صاحبہ اہلیہ مکرم امجد پرویز صاحب جرمنی، مکرم مظفر احمد محمود صاحب ڈیٹرائٹ امریکہ، مکرمہ ڈاکٹر عالیہ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا محمود احمد صاحب لاہور اور خاکسارہ چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے خدا تعالیٰ ان کی مغفرت کرے اور ان کے درجات بلند کرے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم راجہ محمد حسین صاحب سابق محافظ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ حسین بی بی صاحبہ مورخہ 19/اگست 2011ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں 83 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آپ کو 22 سال کی عمر میں 1950ء میں نظام وصیت میں شامل ہونے کی توفیق ملی اور تا دم آخر اپنی اس وصیت پر بڑی پابندی کے ساتھ قائم رہیں۔ نہایت منکسر المزاج طبیعت کی مالک اور صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں اور بڑی باقاعدگی کے ساتھ تہجد کی ادائیگی کرتی تھیں۔ مہمان نواز، ملنسار، ہمدرد، ہر ایک سے محبت کرنے والی، نظام جماعت اور خلافت سے دلی عقیدت رکھنے والی مخلص احمدی خاتون تھیں۔ میری شادی کے موقع پر جب ان کی رخصتی ہو رہی تھی تو حضرت مولوی محمد حسین صاحب (رفیق) المعروف سبز پگڑی والے نے ان کو نہ صرف رخصت کیا بلکہ ڈولی کو خود اٹھایا جب لوگ آگے بڑھے تو فرمایا کہ یہ بھی میری بیٹی ہی ہے اور خود الوداع کیا۔ مرحومہ تقریباً 63 سال میری شریک حیات رہیں ہر عسر اور یسر میں بڑی بہادری کے ساتھ میرا ساتھ نبھایا۔ اپنی آخری بیماری میں بھی بڑی ہمت کے ساتھ تکلیف برداشت کی۔ مرحومہ کی تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار ہیں۔ ان کے بیٹے مکرم راجہ محمود احمد صاحب کے لندن سے آنے پر مورخہ 21/اگست 2011ء کو بیت المبارک ربوہ میں محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مبارک احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ ان تمام احباب و خواتین کا جنہوں نے ہمارے گھر آکر اس دکھ میں ہمیں حوصلہ دیا اور تعزیت کی بعض نے بذریعہ فون بھی تعزیت کی خاکسار ان سب کا شکر گزار ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ آمین

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور سب لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
6-D Madina Steel Sheet Market
Landa Bazar, Lahore
PH:0092-42-37656300-37642369
-37381738 Fax:7659996
Talb-E-Duaa: Kamal Nasir, Jamal Nasir

ڈیلر: سی آر سی شیٹ اور کوائل
الرحیم سٹیل
139۔ لوہا مارکیٹ
لنڈا بازار۔ لاہور
فون آفس: 042-7653853-7669818 فیکس: 042-7663786
Email:alraheemsteel@hotmail.com

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، وینیر بورڈ، لیمینیشن بورڈ، فلش ڈور، مولڈنگ، کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل پلائی ووڈ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
فون: 042-7563101 طالب دعا: فیصل خلیل خاں
موبائل: 0300-4201198 قیصر خلیل خاں

تحقیق وتجربہ اور کامیابی کے 53 سال
ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں
مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ وجگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہٖ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔
اطباء وسٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں
حکیم شیخ بشیر احمد
ایم۔ اے، فاضل طب والجراحت
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com
مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

G.H.P کی معیاری زود اثر سیل بند پوٹینسی
پیکنگ و پوٹینسی 30/200/1000
پلاسٹک شوا بے 10ML Rs 20/=
گلاس شوا بے 25ML Rs 25/=
خوبصورت بریف کیس بمعہ 240,120,60 سیل بند ادویات کے علاوہ جرمن شوا بے سیل بند پوٹینسی رعایتی قیمت پر خریدیں۔

لمبے، گھنے سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز
سپیشل ہومیو ہیئر ٹانک
یہ تیل دماغ کی طاقت، بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی ٹانک ہے۔
رعائتی قیمت پیکنگ 120ML =/200 روپے

چھوٹے قد کا سپیشل علاج
تین مختلف مرکبات پر مشتمل قد کو بڑھانے کیلئے لڑکوں اور لڑکیوں کی الگ الگ زود اثر دوا ہے۔
دو ماہ کا علاج رعائتی قیمت =/300 روپے

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399, 0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

ضرورت ڈرائیور

لاہور میں ایک ڈرائیور کی ضرورت ہے ضرورت منداحباب صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ رابطہ کریں۔:0300-8443234

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں

ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجر کار، ویجی ٹیبل ڈائی، کوکیشن افغانی وغیرہ

احمد مقبول کارپٹس

مقبول احمد خان آف شکر گڑھ

12۔ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور

042-36306163,36368130Fax:042-36368134

E-mail:amcpk@brain.net.pk

Cell:0322-4607400

محبت سب کیلئے ☆ نفرت کسی سے نہیں

مدراسی، اٹالین، سنگاپوری اور ڈائمنڈ کی جدید اور فینسی ورائٹی کیلئے تشریف لائیں۔

الفضل جیولرز صرافہ بازار سیالکوٹ

طالب دعا: عبدالستار۔عمیر ستار

فون شوروم:052-4292793 فون رہائش:052-4592316

موبائل:0300-9613255-6179077

Email:alfazal@skt.comset.net.pk

ربوہ میں طلوع وغروب 6 ستمبر

طلوع فجر	4:21
طلوع آفتاب	5:44
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	6:29

احمد ٹریولز انٹرنیشنل

گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805

یادگار روڈ ربوہ

اندرون وبیرون ملک ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں

Tel:6211550 Fax 047-6212980

Mob:0333-6700663

E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

ربوہ میں پہلی بار

شادی، بیاہ اور نکاح کی تقریب کی ویڈیو اور فوٹوگرافی کیلئے

لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹو گرافر

گھر کی تمام تقریبات کی ویڈیو اور فوٹوگرافی لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹو گرافر سے کروائیں۔

سپاٹ لائیٹ ویڈیو اینڈ فوٹو 27/4 دارالنصر غربی ربوہ

رابطہ: 0300-2092879,0321-2063532-0333-3532902

ہاضمے کا لذیذ چورن

تریاق معدہ

پیٹ درد۔بد ہضمی۔اپھارہ کیلئے کھانا ہضم کرتا ہے ہروقت گھر میں رکھنے والی دوا

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

NASIR ناصر

Ph:047-6212434

خصوصی رعایتی پیکج

ڈیجیٹل پاور کلرڈاپلر الٹراساؤنڈ

جدید آپریشن تھیٹر ولیبر روم

24 گھنٹے ایمرجنسی سروس کے ساتھ

بچے کی پیدائش ہو یا کسی بھی قسم کا آپریشن

CTG اور Fetal Doppler detector دوران

حمل بچے کے دل کی دھڑکن معلوم کرنے کیلئے

پیدائش کے تمام مراحل میں لیڈی ڈاکٹر کا Cover

پرائیویٹ روم۔AC روم اٹیچڈ باتھ مریضوں کیلئے جدید لفٹ کا انتظام

بروز اتوار پروفیسر ڈاکٹر ولی محمد ساغر سرجیکل سپیشلسٹ کی آمد

مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر

یادگار چوک ربوہ

0476213944

03156705199

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل

(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)

گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299

اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ

★ ٹریول انشورنس، ہوٹل بکنگ کی سہولت

TeL:047-6214000,Fax:047-6215000

Mob:0333-6524952

E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern®

Study In

Canada, Australia, New Zealand, UK & USA

Students may attend our IELTS classes with 30% discount

EC Education Concern®

67-C, Faisal Town

Lahore

35177124/03028411770

Www.educationconcern.com/ info@educationconcern.com

دلہن جیولرز

طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد

Tel: 042-36684032

Mobile: 0300-4742974

Mobile: 0300-9491442

Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk, Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

Dawlance Super Exclusive Dealer

فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، بیکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔

گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ

047-6214458

البشیرز

معروف قابل اعتماد نام

پیچ جیولرز اینڈ بوتیک ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ

نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت

پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ 0300-4146148

فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

wallstreet

EXCHANGE COMPANY (PVT) LTD.

دنیا بھر میں رقم بھجوائیں

Send Money all over the world

Demand Draft & T.T for Education

Medical Immigration Personal use

دنیا بھر سے رقم منگوائیں

Receive Money from all over the world

فارن کرنسی ایکسچینج

Exchange of foreign Currency

MoneyGram INSTANT CASH Speed Remit CHOICE

Rabwah Branch

Shop No. 7/14 Gole Bazar, Chenab Nagar, Rabwah

Ph: 047-6213385, 6213385 Fax: 047-6213384

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری

بانی: محمد اشرف بلال

اوقات کار:

موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام

وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر

ناغہ بروز اتوار

86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور

سپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیں

E-mail:bilal@cpp.uk.net

خوشخبری

مکمل ڈش مع ریسیور 4000/- روپے میں لگوائیں

فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکرو ویو اوون، کوکنگ رینج، ٹیلیویژن، ایئر کولر اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔

سپلٹ A/C کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے نیز یو پی ایس UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں

فخر الیکٹرونکس

FAKHAR ELECTRONICS

1۔لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

PH:042-7223347,7239347,7354873

Mob:0300-4292348,0300-9403614

FR-10

پاکستان الیکٹرونکس

تمام کمپنی کی LCD/LEDTV 19" 22" 24" 26" 32" 40" 42" 46" 55" ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں

امپورٹڈ کچن ہوب اور کچن ہڈ کی مکمل ورائٹی اس کے علاوہ سپلٹ اے سی فریج فریزر، واشنگ مشین مائیکرو ویو اوون، نیز انسٹنٹ گیزر، 6 لیٹر، 8 لیٹر، 10 لیٹر، 12 لیٹر اور 20 لیٹر نہایت ہی کم قیمت پر دستیاب ہیں۔

جنریٹر تمام سائز پٹرول ڈیزل اور گیس میں دستیاب ہیں 1-KVA سے 5KVA

طالب دعا: مقصود اے ساجد

042-35124127,042-35118557 Mob:0321-4550127

26/2/c1 نزد غوثیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور

داؤد آٹوز

DASCO BEST QUALITY PARTS

ڈیلر: سوزوکی، پک اپ وین، آلٹو، F.X، جیپ کلٹس خیبر، جاپان، جینئن جاپان چائنہ اینڈ لوکل سپیئر پارٹس

طالب دعا ▪ داؤد احمد، محمد عباس احمد ▪ محمود احمد، ناصر الیاس

بادامی باغ لاہور 13-KA آٹو سنٹر

فون شوروم: 042-37700448 042-37725205